رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

اخبار احمدیہ

قادیان ۲ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین ہفتہ مری، نتھیا گلی اور اسلام آباد میں قیام فرمانے کے بعد مورخہ ۲۷ جولائی بروز بدھ شام کو بذریعہ موٹر کار بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ الحمد للہ۔

اہل ربوہ نے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی زیر قیادت سرگودھا جانے والی پختہ سڑک جمع ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور کی صحت کے متعلق ۲۸ جولائی کی رپورٹ مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ربوہ ۲۸ جولائی۔ حضرت اُمّ مظفر احمد صاحب مدظلہا کو بے چینی اور گھبراہٹ کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲ اگست۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

آسٹریلیا کے وزیر اعظم کو اسلام کی تبلیغ

سنگاپور میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب کی پیشکش

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج احمدیہ مسلم مشن سنگاپور

گذشتہ دنوں آسٹریلیا کے نئے وزیر اعظم ملائیشیا میں مقیم آسٹریلیا فوجوں کا جائزہ لینے کے لئے بعض دیگر وزراء کے ساتھ سنگاپور بھی آئے۔ اس موقع سے تبلیغی فائدہ اٹھانے کے لئے آسٹریلین ہائی کمشنر صاحب سنگاپور کی وساطت سے وزیر اعظم کے ساتھ رابطہ پیدا کیا گیا اور انہیں قرآن کریم انگریزی لائف آف محمدؐ اور دیگر اسلامی کتب بزبان انگریزی تحفۃً پیش کر کے ایک میمورنڈم کے ذریعہ انہیں اسلام قبول کرنے اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزندوں میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی۔ اور انہوں نے قرآن کریم اور کتب وغیرہ قبول کر کے مطالعہ کرنے کا شوق ظاہر کیا اور آسٹریلیا واپس پہنچ کر جماعت کے نام شکریہ کا خط لکھا۔

ذیل میں افادۂ عام کی غرض سے ان کو پیش کردہ میمورنڈم کا ملخص اردو میں پیش کیا جاتا ہے۔

جناب عالی! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی ہدایت کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کی خدمت میں یہ میمورنڈم پاکستان کا ایک شہری اور جماعت احمدیہ کا نمائندہ مقیم سنگاپور جماعت سنگاپور اور ملیشیا کی طرف سے پیش کر رہا ہے وزیر اعظم بننے کے بعد پہلی مرتبہ آپ کے یہاں تشریف لانے پر ہمیں خوشی ہے۔ اور ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ملک کے باشندوں کو مادی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی ترقیات سے بھی نوازے اور سفر و حضر میں آپ کو اپنے جملہ نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ ایک عالمگیر مذہبی جماعت یعنی احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے نزدیک مذہب اسلام اور اس کی بے نظیر تعلیمات ہی دنیا میں ایسی بیش قیمت قابل قدر اور مفید ترین تحفہ ہیں جو ایسے موقع پر آپ کی خدمت میں اپنے مذہبی جذبات و خیالات ایک میمورنڈم کی صورت میں اسلام کی مقدس کتاب القرآن الکریم اور دیگر ضروری کتب کے ساتھ پیش کرتے ہوئے امید کرتے ہیں کہ آپ ضرور وقتِ فرصت ان کا مطالعہ فرمائیں گے۔

مذہب سے بیگانگی

یہ امر افسوسناک ہے کہ موجودہ زمانہ کی نسل انسانی مذہبی امور سے نہایت ہی بیگانگی اور بے اعتنائی سے پیش آرہی ہے اور اپنے خالق و مالک حقیقی واحد خدا سے تعلق پیدا کرنے اور اس کی رضا کی راہوں پر چلنے سے افسوسناک طور پر گریزاں ہے اور ایسے لوگوں کی تعداد نہایت ہی قلیل نظر آتی ہے جو مذہبی امور سے دلچسپی رکھتے یا مذہب کو اپنی زندگی کے لائحہ عمل کا ایک ضروری حصہ قرار دیتے ہوں اسی لحاظ سے ہمارا آپ کی خدمت میں آج مذہبی خیالات پیش کرنا آپ کو شاید کچھ عجیب سا محسوس ہوگا

تاہم جو بھی حالات ہوں ہم آپ تک اپنے خیالات اور اسلام کی سچائی پیش کرنے کے اس اہم موقعہ کو ضائع نہیں کرنا چاہتے کیونکہ اگر انسان ذرا غور و فکر اور عقل سے کام لے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ مذہب کے بغیر انسان کسی صورت میں بھی ایک حقیقی اور کامل اور مفید وجود کہلانے کا مستحق نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے ہماری مکرر درخواست ہے کہ آپ فرصت کے اوقات میں مذہب کی ضرورت و اہمیت اور بالخصوص اللہ تعالیٰ کے عالمگیر اور سچے مذہب اسلام کی تعلیمات اور اصول پر ضرور سنجیدگی سے غور فرمائیں اور اگر آپ اپنی غیر جانبدارانہ تحقیق کے نتیجہ میں اسے سچا پائیں تو ضرور بلا خوفِ لومۃ لائم حلقہ بگوش اسلام ہو کر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا نجات دہندہ اور رہنما تسلیم فرمائیں۔

قرب الٰہی کا واحد ذریعہ

میرے خیال میں ایک عیسائی ہونے کے لحاظ سے یہ تو آپ کو پہلے ہی تسلیم ہوگا کہ یہ دنیا یہ زمین و آسمان ایک قادر و قیوم زندہ خدا کے پیدا کردہ ہیں۔ اور وہی یہ سارا کارخانہ عالم چلا رہا ہے اور کہ اس دنیوی زندگی کے اختتام اور موت سے ہی انسان کا خاتمہ نہیں ہو جاتا بلکہ موت کے بعد دوسرے عالم میں ہر انسان کو ایک اور اصلی اور ابدی زندگی حاصل ہوتی ہے جس کے اتم طور پر حصول سے پہلے حساب کتاب ہونا ہوگا اور ہر انسان اپنے اعمال کے نتیجہ میں جزا یا سزا پائے گا۔

یہ بھی آپ جانتے ہوں گے کہ اس دنیا میں انسانی زندگی کا مقصد وحید اللہ تعالیٰ کا مظہر اور اس کا حقیقی عبد بننا ہے۔ اس مقصد کو اتم طور پر پانے کے لئے اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضاء و رحمت کا حصول نہایت ضروری اور لابدی ہے اور ہمارا دعوےٰ ہے کہ فی زمانہ انسانی زندگی کا یہ مقصد وحید سوائے اسلام کی تعلیم اور اسلام کے بانی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرنے کے اور کسی صورت میں اور کسی مذہب پر عمل کرنے سے حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ اسلام آخری اور کامل مذہب ہے۔ جس نے آکر ہمیشہ کے لئے تمام سابقہ مذاہب منسوخ کر دیئے ہیں اسلام اپنے اس دعوے میں سچا ہے یا نہیں اس کا فیصلہ آپ قرآن کریم اور دیگر اسلامی کتب کے مطالعہ کے بغیر ہرگز نہیں کر سکتے۔ اور اسی غرض کے لئے ہم آپ کی خدمت میں قرآن کریم اور دیباچہ قرآن کریم اور دیگر اہم کتب پیش کر رہے ہیں تاکہ آپ بذات خود تحقیق فرما کر ہمارے مذکورہ بالا دعوے کو پرکھ سکیں اور صحیح ہونے کی صورت میں حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں۔

قرآن کریم اور بائیبل کا موازنہ

اس میں شک نہیں کہ بائیبل یعنی توراۃ و انجیل وغیرہ کسی وقت الہامی اور قابل عمل کتب تھیں مگر موجودہ بائیبل محرّف و مبدّل ہو جانے کی وجہ سے انسانی کلام کے ساتھ خلط ملط ہو چکی ہے اور قرآن کریم کے نزول سے اس کا دورہ اب ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے

(باقی صفحہ ۶ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رتا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۱۸ راگست ۱۹۶۶ء

چور بازاری کے خلاف مہم

روزمرہ کی زندگی میں کام آنے والی ضروری اشیاء کی قیمتیں جس سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہیں اُن کی وجہ سے عوام جنتا کا بُرا حال ہو رہا ہے۔ اوسط درجہ کا شریف آدمی سخت پریشان ہے کہ اپنی محدود آمدنی میں اپنے کنبہ کے افراد کا پیٹ کیونکر پالے۔ نہ صرف پیٹ بلکہ اُن کے لئے تن ڈھانکنے کے لئے بھی اُسے واجبی قیمت پر کپڑا درکار ہے تاریک گھروں میں اُجالا کرنے کے لئے اُسے مٹی کا تیل مطلوب ہے۔ نمک تیل ہلدی مرچ وغیرہ بیسیوں اشیاء کی ضرورت پڑتی ہے۔ مگر جس چیز کو دیکھو اسی کی قیمت روز افزوں ہے

اس گرانی اور نایابی کے نتیجہ میں ملک کی مختلف ریاستوں میں تو اچھے خاصے ہنگامے ہو رہے ہیں۔ توڑ پھوڑ کی جا رہی ہیں جس میں توڑ پھوڑ کی پالیسی پر عمل ہو رہا ہے۔ یہ سب باتیں نہایت درجہ تکلیف دہ ہیں۔ نہ تو ہنگامے کرنے والوں ہڑتالوں میں حصہ لینے والوں یا قومی جائدادوں کو نقصان پہنچانے والوں کے کردار کو اچھا سمجھا جا سکتا ہے اور نہ ہی اُن نتائج سے صرفِ نظر کی جا سکتی ہے جن کے سبب جنتا میں ایسی بے چینی اور اضطراب کی صورت پیدا ہوتی ہے یا ہو رہی ہے کیونکہ یہ تو حقیقت ہے کہ عوام کو اپنی ضروریات کی چیزیں ملنی چاہئیں اور جب اشیاء کی یافت میں پیدا ہوتی ہے تو طبائع میں جوش اور ہیجان پیدا ہونا لازمی امر ہے۔

شکر کا مقام ہے کہ ہمارے ہاں پنجاب میں حالات نسبتاً وبمقابلۃً پُرسکون ہیں اور غذائی حالت اچھی ہے لیکن سخت گرانی اور بعض اشیاء کی مصنوعی قلت بعض اوقات نایابی کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ اس سے اہل پنجاب کو سخت پریشانی ہے۔ چنانچہ پنجاب میں گورنری راج نافذ ہونے کے بعد وقت کی اس اہم ضرورت کی طرف حکومت نے خاص توجہ دی ہے۔ صوبہ میں چور بازاری ذخیرہ اندوزی اور گراں فروشی کے خلاف ایک خاص مہم جاری ہے جس کے خوشکن نتائج نکل رہے ہیں۔ پولیس کی طرف سے اچانک چھاپے مارنے کے نتیجہ میں متعدد مقامات سے خفیہ ذخیرے پکڑے گئے ہیں۔ ۲۹ر جولائی کی حسب ذیل خبر کافی حوصلہ افزاء ہے:۔

"چنڈی گڑھ ۲۹ر جولائی۔ پنجاب سرکار کے ایک بیان کے مطابق بلیک وغیرہ کے خلاف مہم سے گذشتہ ۲۴ گھنٹوں کے دوران مزید ۳۲ اشخاص کو گرفتار کیا گیا۔ اس طرح اب تک کی گئی گرفتاریوں کی کل تعداد ۸۷۳ ہو گئی۔ کل ۶۶۸ کیس رجسٹر کئے گئے۔ کل انبالہ میں پولیس نے چھاپے مارے اور غیر قانونی طور پر رکھی ہوئی ۱۲۸ بوری گندم۔ ۲۰ بوری چنا۔ ۲۰ بوری دال چنا۔ ۲۰ بوری مکی اور ۱۵ بوری چاول برآمد ہوئے۔ حصار میں ۱۱۵ بوری سیمنٹ اور ۵ کلوگرام میلینڈ برآمد ہوا۔ ہوشیارپور میں ۱۷۴ بوری چاول برآمد کیا اور ۲۳۳۴ روپے کی چیزوں کو قبضے میں لیا۔ گورداسپور میں پولیس نے ۴۳ دکانوں پر چھاپے مارے اور ان سے دودھ کے سیمپل بھرے" (پرتاپ ۳۰ر ۷ر ۶۶)

اس میں شک نہیں کہ چور بازاری۔ ذخیرہ اندوزی۔ ناجائز منافع خوری۔ ملاوٹ۔ اسی قسم کے تمام جرائم نہایت درجہ گھنونے اور انسانیت کے مقام کو بٹہ لگانے والے ہیں۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ اب کاروبار کرنے والے اور ان سے لکھو پتی ہو جانے والے آخر کون ہیں۔ یہ ہمارے ہی ہم وطن اور ہمارے اپنے ہی ہندوستانی بھائی ہیں۔ انسانی ہمدردی کے اعلیٰ جذبہ سے کس قدر گر گئے کہ بجائے اس کے کہ تکلیف کے وقت انسان دوسرے انسان کے کام آئے اور ایثار و قربانی کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اُس کی تکلیف کو ہلکا کرنے کا موجب بنے اُلٹا اپنے ہی ہم جنسوں کا خون چوستے اور اُن کی لاشوں پر اپنے اُونچے اُونچے محلات تعمیر کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ کسی طور پر محب وطن کہلانے کے مستحق نہیں اور پکڑے جانے کی صورت میں نہ کسی طرح کی رو رعایت یا ہمدردی کے حقدار ہیں یہ لوگ سماج دشمن ہونے کے ساتھ ملک کے غدار بھی ہیں۔ کیونکہ محض وقتی فائدہ اور ذاتی منفعت کی خاطر یہ سب کچھ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ملاوٹ کا کاروبار کرنے والا پورے سماج کی صحت کو تباہ کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہوتا ہے۔ غور کا مقام ہے کہ جب کسی معاشرے کی صحت کا معیار پست ہو جائے تو اس کا لازمی اثر ملک کی پیداوار اور عوام کی جسمانی اور روحانی زندگی پر پڑتا ہے اور نتیجۃً ملک کی جو حالت ہوگی وہ ظاہر و باہر ہے۔

معاشرہ افراد سے ترتیب پاتا ہے۔ افراد کے باہمی تعلقات اگر ہمدردی غمگساری اور تعاون کی بنیاد پر قائم ہیں تو معاشرہ کا مقام بلند ہوتا ہے۔ اور ایسے افراد کا ملک ایک بڑی طاقت رکھتا ہے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس پہلو سے ہمارے ہاں حالت بڑی ہی افسوسناک ہے۔ اس وقت دولت کو سمیٹ لینے کی ہر ممکن کوشش جاری ہے . . . . لیکن انسانیت کے اعلیٰ مقام اور اُس سے لازم اخلاقی قدروں کی طرف کسی کو دھیان دینے کی فرصت نہیں ملتی۔

ہمیں اُن لوگوں پر ہمیشہ ہی تعجب آتا ہے جو خود آگے بڑھ کر سماج کو درست کرنے کی بجائے حکومت پر نکتہ چینی کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ سماج کے مورل کو بلند کیا جائے۔ باہمی افہام و تفہیم کے ذریعہ عوام کے بیمار ذہن کا علاج کیا جائے۔ ان کے مردہ ضمیر کو جھنجھوڑا جائے۔ اُن کے کردار کی گھناؤنی صورت مؤثر طریق پر اُن کے سامنے پیش کی جائے اور پھر بنی نوع انسان کے اُس حق کو نمایاں کیا جائے جس کی ادائیگی ہر شخص پر فرض ہے۔

دراصل یہ وہ کام تھا جسے سماجی تنظیموں کے کرنے کا تھا۔ مگر افسوس کہ اس قسم کی تنظیمیں تو ملک میں بہت ہیں لیکن ان لوگوں نے اپنے اصل کام کو چھوڑ کر سیاست کی طرف لگانا شروع کر دیا ہے۔ بیشک سیاست کے بارہ میں عوام کا شعور بیدار ہو جانا ملک کی ترقی کے لئے خوشکن امر ہے لیکن یہ بیداری اسی صورت میں خیر و برکت کا موجب ہے کہ جب وہ ایک حد تک ہو مگر یہاں تو سیاست کا شغف جنون کی حد تک پہنچ رہا ہے۔ اور سیاست بھی گھٹیا قسم کی جس سے بس دولت کے انبار لگانے کا کام لیا جاتا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ گورنر پنجاب نے بد دیانت تاجروں اور ذخیرہ اندوزوں کی جس طرح خبر لینے کی مہم جاری کی ہے اس سے سارے پنجاب میں کھلبلی مچ گئی ہے بلکہ دہلی میں بھی ایسا ہی کیا جانے لگا ہے۔ اچانک چھاپے مارے جا رہے ہیں کیس رجسٹرڈ کئے جا رہے ہیں مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ ان سب مقدمات کا جلد خاطر خواہ نتیجہ نکلے اور ہفتہ عشرہ کے اندر اندر ہی کوئی عبرتناک سزا ملے اس سلسلہ میں اگر قانون میں کچھ خامیاں ہوں تو اُن کو جلد دور کیا جانا چاہیئے۔ تاکہ اول تو قانون کی ہیبت ہی سماج دشمن حرکات سے باز رکھے۔ اس کے باوجود اگر کوئی اس کا مرتکب ہو تو وہ قانون کی کمزوری کے سبب سزا سے بچ نہ سکے۔

چونکہ ذخیرہ اندوزوں اور چور بازاروں کی جڑیں بہت گہری ہیں اس لئے اس مہم کو کامیاب اور بامراد بنانے کے لئے ایک لمبی جد و جہد اور لگاتار محنت درکار ہے۔ ممکن نہیں کہ یہ سماجی بیماری صرف ایک ہی دوڑ سے ختم ہو جائے چنانچہ ایسی گرفتاریوں اور مقدمات کا ایک غیر پسندیدہ ردِ عمل تو اس رنگ میں ظاہر ہونے لگا ہے کہ بعض ایسی اشیاء ضروریہ کی قلت بھی ہونے لگی ہے جن کے بارہ میں خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ بلاشبہ یہ ایک مصنوعی قلت ہے مگر حکومت کی ثابت قدمی ان سب وقتی مشکلات اور پیچیدگیوں کو حل کر سکتی ہے۔ غالباً اسی بنا پر گورنر صاحب کو وہ فیصلہ کرنا پڑا جس کا ذکر ابھی کل ہی کی اخبار میں اس طرح سے آیا ہے:۔

"چنڈی گڑھ ۲۹ر جولائی۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ گورنر پنجاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ پنجاب کے بیوپاری مختلف اشیاء کا کوٹہ نہ اُٹھائیں اور چیف پوئن کے پیش نظر مال کو فروخت کر کے مصنوعی قلت پیدا کرنا چاہیں تو پنجاب سرکار ان اشیاء کی تقسیم کا کام اپنے ہاتھوں میں لے لے گی اور کوآپریٹو سٹوروں کے ذریعہ ان کی تقسیم کرے گی۔ وہ خود ہی ایجنسیاں مقرر کرے گی۔" (پرتاپ ۳۰ر ۷ر ۶۶)

پس حکومت کی اس مہم کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہے کہ جنتا بھی حکومت سے تعاون کرے اس لئے کہ بالآخر اس کا فائدہ بھی جنتا ہی کو پہنچنے والا ہے۔ یہ تعاون خواہ سماج دشمن عناصر کے پکڑوانے کی صورت میں ہو یا افہام و تفہیم کے ذریعہ اس قسم کا دھندا کرنے والوں کو ایسی حرکات سے مجتنب رہنے کی تلقین کی صورت میں ہو۔ ساتھ کے ساتھ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ عوام ان لوگوں سے بیزاری کا اظہار کریں۔ کیونکہ عوام کی بیزاری ایک بڑی طاقت ہے جس کا مقابلہ کرنے کی ان لوگوں میں قطعی طور پر ہمت نہیں۔ سو یہی جمہور کی طاقت ہے جسے اپنے ہی اچھے مواقع پر استعمال کیا جانا ضروری ہے —!!

کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جسے قرآن کریم باترجمہ نہ آتا ہو

کوشش کرو کہ دنیا قرآن کریم کی خوبیوں سے واقف ہو جائے

صرف اسلام ہی کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کی مذہبی اور الہامی کتاب یقینی اور قطعی طور پر محفوظ ہے!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ایک اہم تقریر

فرمودہ ۹ رمئی ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

فرمایا:-

دنیا کے تمام مذاہب میں سے

اسلام کو ہی یہ فخر حاصل ہے

کہ اس کی مذہبی اور الہامی کتاب یقینی اور قطعی طور پر محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی ایسی حفاظت فرمائی ہے کہ دشمن سے دشمن بھی اس کے محفوظ ہونے کی شہادت دینے پر مجبور ہے اور قرآن کریم کا محفوظ ہونا اس کی اندرونی شہادت سے بھی ایسا ثابت ہے کہ کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص گلاب کے پھول کی دو چار پنکھڑیاں توڑ کر پھینک دے تو گلاب کے پھول کی شکل ہی بتا دے گی کہ یہ اصل صورت نہیں ہے۔ دراصل قدرت کی پیدا کی ہوئی جتنی چیزیں ہیں وہ ساری کی ساری ایسی ہیں کہ اگر ان کا کوئی حصہ کاٹا گیا ہو۔ تو اس کا

فوراً پتہ لگ جاتا ہے

خربوزہ کتنی عام چیز ہے ایک پیسہ کے دو دو سیر بکتے تو ہم نے بھی دیکھے ہیں۔ اگر کوئی شخص خربوزہ کا کچھ حصہ کاٹ لے۔ تو کیا یہ چوری چھپ سکتی ہے۔ آم کا ایک ٹکڑا اگر کوئی الگ کر دے تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اس کا پتہ نہ لگے۔ انگور، سردا، انار غرض جس قدر پھل یا ترکاریاں ہیں۔ ان میں کسی میں ذرا بھی فرق کر دو۔ تو فوراً پتہ لگ جائے گا۔ پھر

یہ کس طرح ہو سکتا ہے

کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کے کلام میں دست اندازی کرے اور اس کا پتہ نہ چلے۔ اگر کوئی شخص دست اندازی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ پہلی چیز میں کوئی نہ کوئی تبدیلی کرے۔ اور کسی چیز میں تبدیلی ہمیشہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ اول اتفاقی حوادث سے دوم جو بالارادہ کی جائے اگر پہلی بات ہو تو قرآن کریم کی آیات میں

اتفاقی حادثہ کے رنگ میں

کسی قسم کی تبدیلی بھی ثابت نہیں۔ اتفاقی حادثہ یہ ہو سکتا تھا کہ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کی کسی لمبی عبارت کا کوئی فقرہ بھول جاتا اور آپ اس کی جگہ کوئی اور فقرہ رکھ دیتے مگر یہ اعتراض نہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کسی کافر نے کیا اور نہ ہی مسلمانوں میں سے کبھی کسی نے کہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو

قرآن کریم کا کوئی فقرہ

بھول گیا تھا۔ بعد میں بے شک دشمنوں نے اس قسم کی خرافات آپ کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کی ہے مگر بعد کی بنائی ہوئی بات کو کون درست تسلیم کر سکتا ہے ہر شخص اسے دشمنی اور عداوت پر ہی محمول کرے گا باقی رہا قرآن کریم کے کسی حصہ کا بالارادہ نکال دینا سو اس کے مدعی مسلمانوں میں سے صرف شیعہ ہیں جو کہتے ہیں کہ قرآن کریم کے بعض حصے ارادتاً چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ مگر ان کی غلطی آپ ہی ظاہر ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت ہے

کہ حضرت علیؓ آخری خلیفہ ہوئے۔ اگر وہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ یا حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں فوت ہو جاتے تو شیعہ کہتے کہ ان کے پاس جو قرآن کا حصہ تھا۔ وہ ان کے ساتھ ہی چلا گیا مگر خدا تعالیٰ نے حضرت علیؓ کو ان خلفاء کے زمانہ میں زندگی دی اور حضرت عثمانؓ کے بعد خلافت پر بٹھا دیا۔ اب بیشک کوئی شیعہ یہ کہے کہ حضرت علیؓ نے اس وقت بھی

قرآن کریم کا وہ حصہ چھپائے رکھا

جو ان کے پاس تھا۔ مگر اسے کون درست سمجھ سکتا ہے۔ ہر شخص یہی کہے گا کہ حضرت علیؓ جب خود بادشاہ بن گئے تھے۔ تو انہوں نے قرآن کریم کا وہ حصہ کیوں ظاہر نہ کیا۔

غرض کوئی اعتراض قرآن کریم پر ایسا نہیں پڑتا جو معقول ہو۔ اور

قرآن کریم کی حفاظت

کے متعلق شبہ پیدا کر سکے۔ پھر قرآن کریم کے بیسیوں حفاظ اسی وقت موجود تھے۔ اس وجہ سے بھی قرآن کریم میں خرابی کا امکان نہیں ہو سکتا۔ یہ شرف بھی صرف قرآن کریم کو حاصل ہے۔ کہ ایک وقت میں اس کے بیسیوں حافظ موجود تھے اور پھر وہ سینکڑوں کی تعداد میں ہو گئے۔ اور اس وقت لاکھوں کی تعداد میں حفاظ موجود ہیں۔ سوائے قرآن کریم کے دنیا کی کوئی الہامی کتاب ایسی نہیں جس کو حفظ کیا جاتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے

ایسی اعلیٰ ترتیب

کے ساتھ اتارا ہے۔ اور اسے یاد کرنا بہت آسان ہے۔ میرا بیٹا ناصر احمد حافظ ہے اور اس نے پندرہ سال کی عمر میں ہی حفظ کر لیا تھا۔ اور اس کے گذرے زمانہ میں جبکہ مسلمان اسلام سے بے اعتنائی کر رہے ہیں

لاکھوں حافظ موجود ہیں

ابتداء میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم لکھنے کو عار سمجھتی تھی۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی صحابہؓ کی تعلیم کا انتظام کر دیا تھا جس کے نتیجہ میں مسلمانوں نے بہت جلد لکھنے پڑھنے میں مہارت پیدا کر لی۔ اور قرآن کریم بھی لکھا جانے لگا۔ چنانچہ پہلے حضرت ابوبکرؓ نے قرآن کریم کو جو الگ الگ تحریروں میں لکھا ہوا تھا ایک جلد میں لکھوایا۔ پھر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے حفاظ سے اس کی نظرثانی کروائی تاکہ لکھنے والوں سے اگر لکھنے میں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو اصلاح کرا دی جائے۔ اس کے علاوہ

اصل کام

حضرت عثمانؓ نے قرآن کریم کی حفاظت کے متعلق یہ کیا کہ کئی جلدیں لکھوا کر تمام اسلامی ممالک میں بھجوا دیں تاکہ لوگوں میں قراءت کا جو اختلاف تھا وہ مٹ جائے۔ مختلف علاقوں میں مختلف الفاظ ایک ہی مفہوم ادا کرنے کے لئے بولے جاتے ہیں۔ جب تعلیم عام ہو جاتی ہے تو وہ

اختلاف مٹ جاتا ہے

مستشرقین یورپ نے قراءتوں کے اختلاف کو ایک ایسا رنگ دے دیا ہے کہ عام انسان ان کا جواب دینے سے گھبرا جاتا ہے۔ حالانکہ بات کچھ بھی نہیں پنجاب کے ہی مختلف علاقوں میں ایک ہی مفہوم ادا کرنے کے لئے مختلف الفاظ بولے جاتے ہیں۔ مثلاً قادیان کے لوگ اگر پنجابی میں یہ کہنا چاہیں کہ انہوں نے پکڑ لیا ہے تو کہیں گے "پھڑ لیا" لیکن گجرات وغیرہ کے لوگ کہیں گے لیہہ لیا۔ اب کیا کوئی شخص شور مچاتا ہے کہ بڑا خطرہ پیدا ہو گیا کہ زبانوں میں اس قدر اختلاف ہے۔ دلی والے یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہماری اردو اچھی ہے۔ اور لکھنؤ والے یہ دعوے کرتے ہیں کہ

اُن کی اردو اچھی ہے۔ دلی والے کچھ کہتے ہیں لیکن لکھنؤ والے اس کو کچھ کہیں گے۔ جس طرح ہمارے ہاں زبانوں میں

اختلاف ہے

اسی طرح عربوں میں بھی اختلاف تھے۔ بعض قبائل میم کی جگہ ب بولتے تھے۔ جیسے مکہ کو بکہ کہہ دیتے تھے۔ جب کسی کو نزلہ زکام ہو تو وہ میم ادا نہیں کر سکتا۔ اگر وہ میری کہے گا تو اس کے منہ سے بیری نکلے گا۔ اس زمانہ میں آبادیاں بہت دور دور ہوتی تھیں۔ اگر کوئی بیمار ہوتا تو وہ جیسے منہ ہی پڑا رہتا جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ بچے جیسے الفاظ اس سے سنتے ویسے ہی کہنا شروع کر دیتے۔ ان کو اصل زبان کا علم کیسے ہو سکتا تھا۔ جس طرح ان کے ماں باپ نے ان کے سامنے کوئی لفظ بولا۔ اسی طرح انہوں نے بولنا شروع کر دیا اور وہ اس جگہ کی زبان بن گئی۔ ہم نے کئی دفعہ سنا ہے کہ چھوٹے بچے میری کو میلی کہتے۔ غرض زبان کے توتلے ہونے یا کسی نقص کی وجہ سے جو لفظ بار بار نکلے گا وہی اس علاقے کی زبان بن جائے گا۔ جیسے پنجابی میں پھڑلو۔ اور پکڑ لو بن گیا۔ لیکن آہستہ آہستہ جب تعلیم پھیل گئی۔ اور زبان مکمل ہو گئی۔ تو یہ اختلاف مٹ گیا۔ پس یہ

قرأت کا اختلاف

ایسا نہیں جو قرآن کریم کے محفوظ ہونے کے متعلق کوئی شبہ پیدا کر سکے۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اختلاف اسباب پر ایک کتاب منن الرحمن کے طور پر لکھی جائے جس میں بتایا جائے کہ اختلاف کے کیا اسباب اور وجوہ ہوتے ہیں قرآن کریم کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ اس کی حفاظت میں شبہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ یہ مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی طرف سے توجہ ہٹالی ہے۔ اور دوسری طرف چلے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک نہایت ہی قیمتی چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے

عظیم الشان نعمت

کے طور پر مسلمانوں کو ملی تھی۔ اب جماعت احمدیہ کو اس کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے اور ہمارا کوئی آدمی ایسا نہیں رہنا چاہیئے جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو اور جسے اس کا ترجمہ نہ آتا ہو۔ اگر کسی شخص کو اس کے کسی دوست کا کوئی خط آجائے تو جب تک وہ اسے نہ پڑھ لے اسے چین نہیں آتا۔ اور اگر خود پڑھا ہوا نہ ہو تو یکے بعد دیگرے دو تین آدمیوں سے پڑھائے گا۔ تب اسے یقین آئے گا کہ پڑھنے والے نے صحیح پڑھا ہے لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خط آئے اور اس کی طرف توجہ نہ کی جائے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ غرباء قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور امراء اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے حالانکہ جو شخص دنیاوی لحاظ سے کوئی علم رکھتا ہے یا امیر ہے تو اس کے لئے قرآن کریم کا پڑھنا زیادہ آسان ہے کیونکہ اس کو قرآن کریم پڑھنے کے مواقع میسر آسکتے ہیں۔ میرے نزدیک ایسے لوگ جو کہ تعلیم یافتہ ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر ہیں۔ وکیل ہیں، بیرسٹر ہیں۔ انجنیئر ہیں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ مجرم ہیں کیونکہ وہ اگر قرآن کریم پڑھنا چاہتے تو بہت آسانی سے اور بہت جلدی پڑھ سکتے تھے۔ پس ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ گنہگار ہیں۔ دوسرے لوگوں کے متعلق تو یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ ان کا حافظہ کام نہیں کرتا تھا لیکن ان لوگوں کے دماغ تو روشن تھے اور حافظہ کام کرتا تھا۔ تبھی تو انہوں نے ایسے علوم سیکھ لئے۔ ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کہے گا کہ تمہیں دنیوی علوم کے لئے تو وقت اور حافظہ مل گیا لیکن میرے کلام کو سمجھنے کے لئے نہ تمہارے پاس وقت تھا اور نہ ہی تمہارے پاس حافظہ تھا۔ ایک غریب آدمی کو تو دن میں دس بارہ گھنٹے اپنے پیٹ کے لئے بھی کام کرنا پڑتا ہے لیکن باوجود اس کے وہ قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ایک امیر آدمی یا ایک وکیل یا ایک بیرسٹر یا ایک ڈاکٹر جن کو چند گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے ان کے لئے قرآن کریم پڑھنا کیا مشکل ہے۔ یہ سب سستی اور غفلت کی علامت ہے۔ اگر انسان کوشش کرے تو بہت جلد اللہ تعالیٰ اس کے لئے رستہ آسان کر دیتا ہے۔ دوسری دنیا تو پہلے ہی دنیا کمانے میں منہمک ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھتی۔ اگر ہماری جماعت بھی اسی طرح کرے تو کتنے افسوس کی بات ہوگی حقیقت یہ ہے کہ دنیا علم و ہنر اور دوسری ایجادوں میں تو ترقی کر رہی ہے۔ لیکن چونکہ قرآن کریم سے دور جا رہی ہے اس لئے وہی چیزیں اس پر تباہی اور بربادی لا رہی ہیں۔ جب تک لوگ قرآن کریم کی تعلیمات کو نہیں اپنائیں گے جب تک قرآن کریم کو اپنا رہبر نہیں بنائیں گے اس وقت تک چین کا سانس نہیں لے سکتے۔ یہی دنیا کا مداوا ہے۔ ہماری جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے کہ دنیا قرآن کریم کی خوبیوں سے واقف ہو اور قرآن کریم کی تعلیم لوگوں کے سامنے بار بار آتی رہے تاکہ دنیا اس امن کے سایہ تلے آکر امن حاصل کرے۔

(الفضل ۱۴ ستمبر ۱۹۶۱ء)

احباب جماعت خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہیں

میرے بھائیو اور میری بہنوں! اُٹھو اپنے اخراجات میں کمی کر دو سادگی اختیار کرو۔ غیر ضروری اخراجات سے مجتنب رہتے ہوئے وقف جدید کی تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اپنے محبوب محسن آقا سے محبت کا ثبوت دو وہ محبوب آقا جس نے آپ کی خاطر اپنی جان گھلا دی۔ جس نے آپ کی تعلیم و تربیت و ترقی کے لئے اپنی صحت کی پرواہ نہیں کی۔ آپ اس زندہ قوم کے افراد ہیں جنہوں نے اپنے چندوں سے نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام غیر ممالک میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ آپ نے ہمیشہ ہی خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہا اور اسلام کی ترقی کے لئے جو کچھ آپ سے مانگا گیا وہ آپ نے بخوشی پیش کر دیا۔ اب بھی خلیفۂ [illegible] کی آ[illegible] پر لبیک کہیں اور حتی الوسع اس سال چندہ وقف جدید کے وعدوں کو دوگنا کر دیں۔ یہی دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے قلب میں نہ ختم ہونے والا جذبہ موجزن فرمائے اور آپ ہمیشہ ترقی کی راہ پر گامزن رہیں۔

ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

آسٹریلیا کے وزیر اعظم کو اسلام کی تبلیغ

(بقیہ صفحہ اوّل)

گو اب بھی بائیبل میں بہت سی قابل قبول سچائیاں موجود ہیں مگر قرآن کریم کے مقابلہ میں اب وہ ایک ناقابل عمل غیر مکمل اور منسوخ کتاب ہے۔ ذیل میں آپ کی خدمت میں ہم مختصر طور پر چند امور ایسے پیش کرتے ہیں جو بائیبل کے مقابل پر قرآن کریم کی افضلیت اور برتری ثابت کرتے ہیں اور جن کے ثبوت مہیا کرنے کے لئے ہر وقت اور ہر طرح سے ذمہ دار ہیں بلکہ قرآن کریم کے مطالعہ سے آپ خود ہی ان کی تصدیق فرمائیں گے۔

۱۔ قرآن کریم شروع سے آخر تک براہ راست اللہ تعالےٰ کا کلام ہے مگر بائیبل نہیں۔

۲۔ قرآن کریم میں وقت نزول سے آج تک ذرا بھر بھی تغیر و تبدل نہیں ہوا اور اس کا متن اس کی اصلی صورت میں بلجنسہٖ موجود ہے مگر بائیبل میں سینکڑوں تغیر و تبدل اور تحریفات ہو چکی ہیں اور آئے دن ہوتی رہتی ہیں اور اس کا اصل متن صحیح صورت میں کہیں بھی موجود نہیں ہے۔

۳۔ قرآن کریم ایک مکمل ضابطۂ حیات اور جامع مانع دستور عمل ہے جس میں ہر ضروری امر اور زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق تفصیلی اور تسلی بخش ہدایات و احکامات موجود ہیں مگر بائیبل ایسی نہیں ہے۔

۴۔ قرآن کریم جس زبان میں اُترا وہ آج تک زندہ اور دنیا کی اہم ترین زبانوں میں سے ہے مگر بائیبل کے نبیوں یا مسیح نے جس زبان میں کلام کیا وہ زندہ نہیں اور نہ ہی مسیح کی طرف منسوب شدہ کلام ابتدا میں اسی زبان میں لکھا گیا تھا۔

۵۔ قرآن کریم ایک رب العالمین تمام بنی نوع انسان سے یکساں سلوک اور ایک جیسی محبت کرنے والے خدا کو پیش کرتا ہے لیکن بائیبل صرف ایک قومی یعنی بنی اسرائیل کے خدا کو پیش کرتی ہے جس نے صرف بنی اسرائیل کو اپنی خاص مقرب اور چہیتی قوم بنایا۔

۶۔ قرآن کریم کا پیغام اور تعلیم دنیا کی تمام اقوام اور تمام بنی نوع بشر کے لئے ہے مگر بائیبل کا پیغام یا تعلیم ہمیشہ ایک قوم سے ہی مخصوص رہا۔

۷۔ قرآن کریم سابقہ نبیوں کی صحیح تاریخ اور ان کے صحیح حالات بتا کر انہیں ہر قسم کی لغزشوں اور گناہوں سے پاک اور معصوم قرار دیتا ہے۔ مگر بائیبل نہ صرف سب سابقہ انبیاء کو گنہگار اور ڈاکو اور بدکار ٹھہراتی ہے بلکہ خود حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف بھی ایسے واقعات اور کلام منسوب کرتی ہے جو انہیں گنہگار ٹھہراتے ہیں۔

۸۔ قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی دوسری الہامی کتب کے حوالہ جات کا ذکر ہے یا تاریخی واقعات بیان ہوئے ہیں کسی ایک جگہ بھی کوئی بات کوئی حوالہ یا تاریخی واقعہ ہی لحاظ سے بھی غلط بیان نہیں ہوا۔ بلکہ قرآن کریم نے اکثر امور میں دوسری کتب کی غلطیوں کی تصحیح کی ہے۔ مگر بائیبل کے متعلق اب عیسائی سکالر خود معترف ہیں کہ اس میں غلط تاریخ اور غلط حوالے نہ صرف پرانے عہد نامہ میں بیان ہوئے ہیں بلکہ خود مسیح علیہ السلام اور ان کے حواریوں کی طرف بھی غلط حوالے منسوب ہیں۔

۹۔ قرآن کریم کے پیش کردہ عقائد اور تعلیم وا صول عقل کے مطابق اور تاریخ اور قابل عمل ہیں مگر بائیبل کی طرف منسوب شدہ کئی عقیدے اور کئی تعلیمیں نہ صرف خلاف عقل و نقل اور ناقابلِ فہم ہیں۔ بلکہ ان پر عمل پیرا ہونا انسانی فطرت کے خلاف اور طاقت سے بالا ہے۔

۱۰۔ قرآن کریم میں بیان کردہ کوئی پیشگوئی کسی لحاظ سے بھی غلط ثابت نہیں کی جا سکتی بلکہ اپنے وقت پر پوری ہوئی اور ہو رہی ہیں۔ مگر بائیبل کی کئی ایک پیشگوئیاں صریح طور پر غلط ثابت ہو چکی ہیں۔ جن کا اعتراف آج خود یورپ کے بڑے بڑے ببلیکل سکالر کر رہے ہیں۔

۱۱۔ قرآن کریم میں اخروی زندگی اور جنت و دوزخ کا تصور اور ان کے اثبات کے دلائل جس کثرت اور معقول اور قابل قبول اور عام فہم رنگ میں بیان ہوئے ہیں وہ اس کے کلام الٰہی ہونے کا بین ثبوت ہیں۔ مگر بائیبل میں اس کا دسواں حصہ بھی ایسے واضح رنگ میں بیان نہیں ہوا جو انسانی روح کی تسلی اطمینان کا موجب ہو سکے۔

مذکورہ بالا امور کے علاوہ قرآن کریم کے گہرے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ اس وقت جو لاینحل مشکلات اور قومی مسائل دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کو درپیش ہیں ان سب کا معقول قابل قبول اور منصفانہ حل اللہ تعالےٰ نے اصولی طور پر پہلے ہی قرآن کریم میں بیان فرما دیا ہوا ہے۔ ضرورت صرف غیر جانبدارانہ طور پر غور و فکر کرنے تعصب و عناد کی پٹی کو آنکھوں سے اُتار دینے دنیوی اقتدار اور طاقت و فوقیت کے حصول کی طمع کو دل سے دور کرنے اور نیک نیتی سے اللہ تعالےٰ کی پیش کردہ رہنمائی قبول کرنے کی ہے۔

آخر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو بنی نوع انسان اور خاص کر اپنی قوم و ملک کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے اور حق کی طرف ہدایت فرمائے۔ آمین۔

جواب از وزیر اعظم آسٹریلیا

کینبرا۔ از وزیر اعظم آسٹریلیا

25. May 1966

ڈیئر صدیق

آپ کی طرف سے قرآن کریم اور دیگر کتب سمیت مذہبی امور پر مشتمل ایک چٹھی کے وزیر اعظم کو مل چکی ہیں۔

وزیر اعظم نے آپ کا خط پڑھا۔ وہ آپ کے مذہبی جذبات اور خط میں مذکورہ خیالات کی قدر کرتے اور شکریہ ادا کرتے ہیں۔

E. J. Bunting

سیکرٹری

ہدیۂ خلوص بر وفات جناب ڈاکٹر محمد لطیف صاحب آف جے پور

از طرف جناب نفاست علی صاحب راحی شہابی جے پوری

مجسم پیکرِ اخلاق و تہذیب و شرافت تھے
وہ سر سے پاؤں تک گویا مجسّم ہی محبت تھے

کوئی کچھ بھی کہے ماتھے پہ ہرگز بل نہ لاتے تھے
وہ غیروں سے بھی اپنوں ہی کی صورت میں آتے تھے

بُرائی کے عوض کرنا بھلائی اُن کا شیوہ تھا:
خدا کے مستحق بندوں کی خدمت اُن کا پیشہ تھا

خلوص جذبۂ اخلاصِ انسانی سے ملتے تھے
کسی سے جب بھی ملتے خندہ پیشانی سے ملتے تھے

نمازی روزہ دار و پاک طینت پاک سیرت تھے
وہ سچے عابد و زاہد تھے پابند شریعت تھے

لطیف اللسان تھے اور دل بھی تھا بحد لطیف اُن کا
جو اِک بار اُن سے ملتا تھا وہ ہو جاتا تھا گرویدہ

روایاتِ قدیمی کا وہ اِک انمول گوہر تھے
پرانی وضع داری کا وہ اِک بے مثل جوہر تھے

خدا اُن کو بہارِ باغِ فردوسِ جناں بخشے
اور اُنکی روحِ عالی کو سکونِ جاوداں بخشے

درخواست دعا

۱۔ غلام احمد صاحب راٹھر صدر جماعت احمدیہ ہاری پاری گام مالی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ اور صحت بھی خراب ہے۔

۲۔ خواجہ ولی محمد راٹھر سیکرٹری تبلیغ عرصہ دراز سے آنکھوں کی درد کے باعث بیمار ہیں۔

احباب ان کی پریشانیوں اور بیماری سے شفا کے لئے دعا کریں۔

۳۔ خاکسار کو بھی چکر آتے ہیں دماغی کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ شفا یابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار غلام نبی طالب علم مدرسہ احمدیہ ... کشمیر

قسط نمبر ۱

عیسائیوں کے تہ بہ تہ مغالطوں اور مولانا دریابادی صاحب کے جوابات کی حقیقت

اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسیح ناصری پر فضیلت

از مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی

اخبار صدق جدید مورخہ ۲۷ رمئی ۱۹۶۲ء

... میں مولانا دریابادی صاحب کی طرف سے "تہ بہ تہ مغالطے" کے زیر عنوان کرسچین سوسائٹی نارانڈیا کے شائع کردہ ایک پمفلٹ بعنوان حقائق القرآن کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس پمفلٹ میں قرآن کریم کا نام لے کر اور اس کے حوالہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر ناروا حملے کرتے ہوئے مسیحی صاحبان کی طرف سے آپ پر حضرت مسیح ناصری کی فضیلت وبرتری ثابت کرنے کے لئے بے سود ہاتھ پاؤں مارے گئے ہیں۔ اس غرض سے اس میں بیہودہ کے قریب دلائل پیش کئے گئے ہیں جن میں سے بعض مولانا موصوف نے نقل کرکے ان کی تردید میں کچھ تحریر فرمایا ہے ان کی طرف سے پیش کردہ تردید وجواب ناکافی اور غیر تسلی بخش ہونے کی وجہ سے بعض احباب نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ان اعتراضات اور دلائل کا قلع قمع کیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسیحی صاحبان کے پیش کردہ مزعومہ دلائل کا شافی ووافی جواب واستیصال خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے والے کاسر صلیب ہی کا کام ہے نہ کہ اوروں کا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیح موعود کے متعلق فرمایا ہے کہ یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر کہ خنزیر قتل کرنا اور صلیب کو پاش پاش کرنا اور عیسائیت کے فتنے کو مٹانا مسیح موعود کا کام ہے۔

چنانچہ موجودہ زمانہ میں جبکہ مسیحیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حد سے تجاوز کیا۔ اور اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر بے جا اور خلاف واقعہ شدید حملے کرکے حق پوشی سے کام لیا تو خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعدہ کے مطابق اسلام وقرآن کریم وآنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی حفاظت اور ان کی طرف سے دفاع کرنے کے لئے نیز حق وباطل میں فرق کرنے اور آپ کی قوتیت وبرتری وافضلیت اور اسلام کے غلبہ کے اظہار کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے آکر یہ کام بہترین رنگ میں سرانجام دے کر اسلام کا غلبہ ظاہر کر دیا۔ کسر صلیب اور غلبۂ اسلام کے اظہار کے لئے آپ نے مسلمانوں کے ہاتھ میں ایک کاری حربہ دیا اور ایک بنیادی اصول اس کے لئے ان کے سامنے پیش کیا جس کے سامنے عیسائیت کی عمارت کبھی کھڑی نہیں رہ سکتی۔ آپ نے اس حربہ کو بار بار اپنی تحریرات ومضامین وکتب میں بیان کرکے اس کام کو بخوبی سرانجام دیا۔ کہ اپنوں اور بیگانوں نے اس کا اعتراف کیا۔ آپ نے ہر جگہ اور ہر میدان میں اس حربہ سے فائدہ اُٹھایا اور مسلمانوں وعیسائیوں کو اس کے ذریعہ سے لاچار وبے بس کر دیا۔ اگرچہ آپ نے دیگر حربے بھی استعمال فرمائے مگر اس حربہ کو سب پر ترجیح دی اور سب سے مقدم جگہ دی۔ یہ حربہ بے نظیر اور لاجواب حربہ ہے۔ اس حربہ کا ذکر آگے آتا ہے۔

مسیحیوں کی طرف سے جو دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ اور جو استدلالات مضمون میں بیان ہوئے ہیں۔ اس پہلو سے یقیناً درست ہے کہ عامۃ المسلمین کی طرف سے ایسی باتیں بیان کی جاتی ہیں عیسائیوں نے اس سے فائدہ حاصل کیا۔ اصل بات یہ ہے کہ ناقص علم یا اسلام سے دور ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے عقائد وخیالات بگڑ گئے اور قرآن کریم سے وہ صحیح استدلال نہ کر سکے انہوں نے اپنے ناقص خیالات قرآن واحادیث کی طرف منسوب کر دیئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مخالفین کو اسلام پر نکتہ چینی کا موقع مل گیا۔ اسی طرح غیر شعوری طور پر مسلمان دشمنوں کے نرغے میں پھنس گئے ان مسلمانوں نے ایسی خلاف عقل باتیں کہیں جو ان کے لئے وبال جان بن گئیں۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

الغرض جو باتیں عیسائیوں کی طرف سے قرآن کریم یا "مسلمات اسلام" کے نام سے پیش کی گئی ہیں۔ وہ دراصل مسلمانوں کے غیر معقول ذاتی خیالات ہیں جن کا اصل اسلام سے کوئی تعلق نہیں ان لوگوں کی بڑی غلطی تھی کہ ایسے ناقص خیالات کے ذریعہ انہوں نے دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کئے ہیں۔ اسلام غالب ہونے کے باوجود مغلوب نظر آنے لگا۔ اگر مسلمان ذرا بھی عقل سے کام لیتے اور اپنی اس قسم کی باتوں پر نظر ثانی کرکے خود ہی ان کو ترک کر دیتے تو کسی کی مجال نہ تھی کہ کوئی ان کی طرف ترچھی نظر سے دیکھتا۔ مگر اب تو مسلمانوں کے ان خیالات نے جس قدر نقصان اسلام کو پہنچایا ہے کسی اور بات نے نہیں پہنچایا۔ ہر موقع پر عیسائی ان کو ان کے ذریعہ سے دبا لیتے ہیں۔ یہ باتیں مسلمانوں کے ارتداد کا باعث بن گئی ہیں۔ اور اسلام پر مصیبتوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سیلاب اُمڈ آیا ہے۔

حیات مسیح کا عقیدہ اور مسلمان جو دلائل عیسائیوں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف استعمال کئے گئے ہیں ان میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ مسیح بقول مسلمانوں کے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر زندہ اور الآن کما کان موجود ہیں۔ اس کے مقابلہ پر رسول اسلام صلے اللہ علیہ وسلم مرکز زمین میں دفن ہوکر خاک میں مل گئے ہیں ؎

رسولِ حق کو مٹی میں سلایا
مسیحا کو فلک پہ ہے چڑھایا

مسیح سے متعلق عیسائیوں کی تمام پیش کردہ امتیازی باتیں معجزات وغیرہ اسی ایک نظریہ کے گرد چکر لگاتی ہیں باقی سارے انبیاء مر کر ختم ہو گئے جن میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں۔ حالانکہ جس قسم کے معجزات حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب کئے جاتے تھے ویسے معجزات دوسروں نے بھی دکھائے۔ بہرحال مسیح ناصری کے متعلق ان کا تمام استدلال یہ کیا ہے کہ وہ الا ...

کو سب پر فوقیت دیتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ وہ حوائج بشریہ کے بغیر آسمان پر زندہ الآن کما کان ہیں یہ باتیں مسلمانوں کے ذہنوں پر بھی مسلط ہو چکی ہیں

اس کے برعکس اگر قرآن کریم پر غور کیا جائے تو واضح طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ باتیں قرآن کریم اور اسلام کے صریح خلاف ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم محکم دلائل کے ساتھ ان کی وفات کا ثبوت دے رہا ہے اور وہ بار بار پیش کر رہا ہے کہ مسیح ناصری کو دیگر انبیاء کے مقابلہ پر کوئی امتیاز حاصل نہیں دیگر انسانوں کی طرح وہ بھی ایک انسان ہی تھے۔ اور عام انسانوں کی طرح وہ بھی طبعی وفات پاکر دوسرے عالم میں اپنے وفات یافتہ بھائیوں سے جا ملے۔ چنانچہ موجودہ زمانہ کے ماموراور مصلح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غیر احمدی مسلمانوں اور عیسائیوں کو اس بات پر پکڑا اور قرآن کریم۔ احادیث۔ تاریخ اور بائیبل سے بادلائل ثابت کیا کہ مسیح ناصری صلیب پر ہرگز نہیں مرے بلکہ وہ اس لعنتی موت سے بچ کر کشمیر کی طرف جہاں ان کی قوم آباد تھی ہجرت کر آئے اور پھر ۱۲۰ برس کی عمر پاکر اس سرزمین میں طبعی وفات پاکر خدا سے جا ملے۔

غرضیکہ حیات مسیح عیسائیت کا ایک بنیادی ستون تھا۔

کاری حربہ

اور حضور بانی سلسلہ احمدیہ نے مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کرکے اس پر کاری ضرب لگائی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسیحی دنیا کو آپ کے مقابلے پر آنے کی کبھی جرأت نہ ہوئی۔ اور رفتہ رفتہ یہ اثر ہوا کہ سنجیدہ اور محقق مسیحی بنا اس عقیدہ سے بہت حد تک بیزار ہو رہی ہی نئی تحقیقات منصۂ شہود پر آرہی ہیں اس طرح مسیحیوں کے کیمپ میں کھلبلی مچ گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف اس حربہ کو خود استعمال کیا۔ بلکہ دیگر مسلمانوں کو بھی یہی مشورہ دیا کہ مسیحیوں کے مقابلہ میں ہر قسم کے مباحثات میں تم بھی وفات مسیح میں کے مسئلہ کو جنیادی مسئلہ قرار دے کر غلبہ حاصل کرو۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:-

"اے میرے دوستو! اب میری آخری وصیت سنو اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو تم اپنے ان تمام مناظرات میں جو تمہیں عیسائیوں سے پیش آتے ہیں ... [illegible] ... پر یہ ثابت کرو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے ...... ان کے مذہب کا ستون ... اور وہ یہ ہے کہ ربانی مسیح ..."

قسط ۱

احمدیت کا مستقبل

از مکرم نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

سندرجہ موضوع پر روشنی ڈالنے کے لئے دو باتیں بنیادی طور پر غور طلب ہیں۔ ایک تو یہ کہ احمدیت کیا ہے۔ ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ جس چیز کے مستقبل پر ہم غور کر رہے ہیں وہ کیا ہے اور دوسرے یہ کہ کسی چیز کے مستقبل کے متعلق ہم کس طرح واقفیت حاصل کر سکتے ہیں اور کن باتوں کو بنیاد بنا کر اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں۔ مستقبل جیسا کہ ہم میں سے ہر ایک خوب جانتا ہے ایک تاریک پردے کے پیچھے چھپا ہوتا ہے۔ اور ہماری ظاہری آنکھیں اسے دیکھنے سے قاصر ہیں۔ پس اس سلسلہ میں ہمیں اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ مستقبل کے متعلق کوئی یقینی بات کہنے کے لئے ہمیں اپنے خیالات [illegible] نتائج کو کن بنیادی باتوں پر استوار کیا [illegible] ئے

ہم سب سے پہلے اس سوال کو لیتے ہیں کہ احمدیت کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"جب خدا تعالےٰ نے اس زمانے کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پا کر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کے لئے مامور فرمایا اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ اس دنیا کے لوگ تیرھویں صدی ہجری ختم کر کے چودھویں صدی کے سر پر پہنچ گئے تھے۔ تب میں نے اس حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی کہ اس صدی کے سر پر جو خدا کی طرف سے تجدید دین کے لئے آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین سے اٹھ گیا ہے اس کو دوبارہ قائم کروں اور خدا سے قوت پا کر اس کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو صلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں اور ان کی اعتقادی اور عملی غلطیوں کو دور کر دوں اور پھر جب اس پر چند سال گزرے تو بذریعہ وحی الٰہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس امت کے لئے ابتداء سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدے کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارات آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول اکرمؐ نے دی تھیں وہ میں ہی ہوں"

گویا حقیقی معنوں میں احمدیت نام ہے تجدید دین کا اور ایمان کو دنیا میں دوبارہ قائم کرنے کا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ کام خدا سے قوت پا کر اس کے ہاتھ کی کشش سے دنیا کو صلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچنے کا ہے اور لوگوں کی عملی اور اعتقادی غلطیوں کو دور کرنے کا ہے"

اور اس کام کی سرانجام دہی کے لئے ایک مسیح اور مہدی ابتداء سے موعود تھا۔ اور اس کی پیشگوئی خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

والذی نفسی بیدہ لیوشکن
ان ینزل فیکم ابن مریم
حکمًا عدلاً فیکسر الصلیب
ویقتل الخنزیر ویضع
الجزیۃ (بخاری)

اس حدیث میں ابن مریم کے نزول کی [illegible] کے ساتھ ہی حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس ابن مریم کے [illegible] کام کی طرف بھی اشارہ فرما دیا ہے۔ اور اس [illegible] اشارہ میں یہ راز بھی مضمر ہے کہ اس کے آنے کے وقت زمانے کو سب سے بڑی ضرورت کیا ہوگی۔ اس سے پہلے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کا ایک اقتباس نقل کیا ہے۔ اس اقتباس میں تجدید دین کا خاص طور پر ذکر آتا ہے اس سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان جو ایک وعدہ اور پیشگوئی کی حیثیت رکھتا ہے وہ یہ ہے

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ
علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ
من یجدد لھا دینھا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی بنیادی اینٹ یہی حدیث ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اصل کام تجدید دین ہے یا دوسرے الفاظ میں اسلام کو اپنی اصلی حالت میں پیش کرنا اور ساری دنیا کو اس کی طرف آنے کی دعوت دینا ہے اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام ہے جس کا نام احمدیت رکھ سکتے ہیں پس جب ہم احمدیت کا ذکر کرتے ہیں تو دراصل ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اسلام کی وہ اصل شکل جسے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ جو شخص اُترنے والا تھا وہ عین وقت پر اُتر آیا اور آج تمام نوشتے پورے ہو گئے۔ تمام نبیوں کی کتابیں اس زمانہ کا حوالہ دیتی ہیں۔ عیسائیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ اس زمانہ میں مسیح موعود کا آنا ضروری تھا۔ ان کتابوں میں صاف طور پر لکھا تھا کہ آدم سے چھٹے ہزار کے آخر پر مسیح موعود آئے گا۔ سو چھٹے ہزار کا اخیر ہو گیا۔ اور لکھا تھا کہ ذو السنین ستارہ نکلے گا۔ سو مدت ہوئی کہ نکل چکا اور لکھا تھا کہ اس کے ایام میں سورج اور چاند کو ایک ہی مہینے میں جو رمضان کا مہینہ ہوگا گرہن لگے گا سو مدت ہوئی کہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہو چکی اور لکھا تھا کہ اس کے زمانہ میں ایک بڑے جوش سے طاعون پیدا ہو گی۔ اس کی خبر انجیل میں بھی موجود ہے سو میں دیکھتا ہوں کہ طاعون نے دنیا تک پیچھا نہیں چھوڑا اور قرآن کریم اور احادیث اور پہلی کتابوں میں لکھا تھا کہ اس زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی جو آگ سے چلے گی۔ اور انہی دنوں اُونٹ بے کار ہو جائیں گے اور یہ آخری حصہ کی حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے۔ سو وہ سواری ریل ہے جو پیدا ہو گئی۔ اور لکھا تھا کہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا۔ سو صدی میں سے بھی اکیس برس گذر گئے۔ اب ان تمام نشانوں کے بعد جو شخص مجھے رد کرتا ہے وہ مجھے نہیں بلکہ تمام نبیوں کو رد کرتا ہے اور خدا تعالےٰ سے جنگ کر رہا ہے۔ اگر پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے بہتر ہوتا۔"

دوسرا سوال جو قابل غور ہے یہ ہے کہ مستقبل کے متعلق ہم کیونکر اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں یا ہم [illegible] کسی چیز یا کسی تحریک کا مستقبل کیا ہوگا۔ احمدیت ایک تحریک ہے اور اس تحریک کے مستقبل کے متعلق ہم کس طرح علم حاصل کر سکتے ہیں۔ مستقبل کے متعلق علم حاصل کرنے کے دو ذرائع ہیں ایک تو یہ کہ وہ علیم و خبیر ہستی جسے مستقبل کا اسی طرح علم ہے جس طرح ماضی و حال کا ہمیں کچھ بتائے اور ہم اس پر یقین کریں چاہے ہماری سمجھ میں وہ بات آئے یا نہ آئے ہم اس بات کو مان لیں اور یقین کے ساتھ کہ دیں کہ مستقبل کے متعلق خدا تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے اور ایسا ہی ہوگا۔ یہ طریق سب سے زیادہ آسان اور سب سے زیادہ یقینی ہے۔ لیکن جس قدر یہ طریق آسان اور یقینی ہے۔ اتنا ہی ایمان بالغیب کے ساتھ اس کا مضبوط رشتہ ہے اور ایمان بالغیب کی نعمت دنیا میں ہر شخص کو میسر نہیں ہوتی۔ دنیا میں انسانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو اللہ تعالےٰ کی بتائی ہوئی باتوں پر خصوصاً جب کہ ان کا تعلق مستقبل سے ہو ایمان لانا مشکل سمجھتی ہے یا ایمان لاتی ہے تو وہ محض رسمی ایمان ہوتا ہے جس کے ساتھ یقین کی دولت شامل نہیں ہوتی چنانچہ ایسے لوگوں کے لئے محض اللہ تعالےٰ کی وحی ہوئی خبر کے علاوہ ایسے شواہد پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جس طرف عقل رہنمائی کرے اور جس سے آسانی سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکے کہ مستقبل کے متعلق جو بات کہی جا رہی ہے وہ بہت حد تک درست ہے "بہت حد تک" کے الفاظ ہم اس لئے استعمال کر رہے ہیں کیونکہ شواہد آخر شواہد ہیں۔ اور ان کے جو نتائج اخذ کئے جاتے ہیں وہ بیشتر تاثرات کا حاصل ہوتے ہیں اور تاثرات ہر شخص کے جداگانہ ہوتے ہیں۔ لیکن بہرحال جب شواہد کی کثرت ہو تو پھر کم ہی لوگوں کو انکار کی جرأت ہو سکتی ہے ہم یہ انہیں دو امور کے متعلق بعض باتیں پیش کرنا چاہتے ہیں یعنی اول خدائے علیم و خبیر احمدیت کے مستقبل کے متعلق کیا فرماتا ہے اور دوم [illegible] اور حال کے شواہد کس امر کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ احمدیت کا مستقبل کیا ہوگا۔ اس سلسلہ میں ہم سب سے پہلے قرآن

کریم کی ایک آیت کی طرف توجہ مبذول کرتے ہیں اور وہ آیت ہے

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

احمدیت کے مستقبل کے متعلق سب سے بڑی اور سب سے زیادہ یقینی پیشگوئی اس آیت میں پائی جاتی ہے نہ صرف ہماری جماعت بلکہ ہماری جماعت کے معرض وجود میں آنے سے قبل بھی قرآن کریم کے مفسر اس آیت کے متعلق اس بات پر متفق رہے ہیں کہ یہ آیت مسیح موعود کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہے اور کہ جب مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ تو اس کے ذریعہ اسلام ساری دنیا پر غالب آ جائے گا۔ ہمارا ایمان ہے کہ مسیح موعود جس کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار تھا وہ ظہور پذیر ہو چکے ہیں جس کا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے کہ جسے ہم مسیح موعود مانتے ہیں۔ ان کے ذریعہ اب اسلام باقی تمام مذاہب پر غالب آجائے گا۔ تو گویا احمدیت کا مستقبل یہ ہے کہ اپنے وقت پر یہ پیشگوئی ضرور پوری ہوگی اور احمدیت جس کا مطلب ہے حقیقی اسلام ساری دنیا پر غالب آجائے گی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح اور مہدی کے ظہور کے سلسلہ میں جو پیشگوئیاں کی ہیں وہ بھی درحقیقت دوہری پیشگوئیاں ہیں یعنی ایک طرف مسیح و مہدی کے ظہور اور اس کی کامیابی کی پیشگوئیاں ہیں۔

مثلاً اس حدیث کو دیکھئے:

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِكَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْكُمُ ابْنُ مَرْیَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَیَكْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ

اس حدیث میں جہاں ایک طرف ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ہے وہاں اس کے ساتھ ہی اس کے کام کے متعلق بھی وضاحت اور صراحت سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ کسر صلیب کرے گا اور کسر صلیب میں اسے کامیابی ہوگی۔ تو یقیناً اس کا یہی مطلب ہے کہ اس کا مشن ساری دنیا پر غالب آجائے گا اور اس کے مشن کا دوسرا نام احمدیت ہے۔ اس سے قطعی طور پر یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ احمدیت کا مستقبل یہ ہے کہ وہ ساری دنیا پر غالب آجائے گی۔

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث اس سے بھی زیادہ واضح ہے اور وہ یہ ہے

لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَبْعَثَ فِیْهِ رَجُلًا مِّنِّیْ اَوْ مِنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اسْمُهٗ اسْمِیْ وَاسْمُ اَبِیْهِ اسْمَ اَبِیْ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا۔

اس حدیث میں بھی جہاں ایک طرف ایک شخص کی آمد کا ذکر ہے وہاں اس کے ساتھ ہی اس کے مشن کا ساری دنیا میں جاری و ساری ہونا بھی صریحاً بیان کیا گیا ہے ساری زمین کو تو وہ اسی صورت میں عدل و انصاف سے بھر سکے گا جب کہ اسے ساری دنیا پر تصرف حاصل ہو جائے گا۔ تو گویا اس حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ اس شخص کا مشن ساری دنیا میں پھیل جائے گا اور نہایت کامیابی کے ساتھ پھیلے گا۔ اب چونکہ وہ شخص آچکا ہے اور اس کے مشن کا نام احمدیت ہے۔ اس لئے یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ احمدیت کا مستقبل یہ ہے کہ اسے ساری دنیا میں پھیلنا ہے اور وہ دن دور نہیں جب انشاء اللہ یہ بات ظہور پذیر ہو کر رہے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ:-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

اگرچہ محض اس ایک الہام کو سن کر یہ تاثر بھی لیا جا سکتا ہے کہ پیغام کا پہنچنا اور بات ہے اور اس پیغام کے ماننے والوں کا دنیا پر غالب آجانا اور بات ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بھی فرمایا تھا کہ

"میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور تیرے گروہ کو قیامت تک غالب رکھوں گا"

اور فرمایا:-

"تو دیا جائے گا اور کسی کے گریہ کی جگہ نہ رہے گی تو حق کے ساتھ نازل ہوا اور تیرے ساتھ نبیوں کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں خدا نے اپنے فرستادہ کو بھیجا تا اپنے دین کو قوت دے اور سب دینوں پر اس کو غالب کر دے"۔ (مکتاب البریہ)

اسی طرح یہ بھی الہاماً فرمایا:-

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"

اسی طرح حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضور کو بتایا کہ:-

"خدا اپنے بزرگ نشانوں کے ساتھ اور نیز اپنے نہایت پاک معارف کے ساتھ اور نہایت قوی دلائل کے ساتھ دلوں کو اسلام کی طرف پھیر دے گا اور وہی منکر رہ جائیں گے جن کے دل مسخ شدہ ہیں۔ خدا ایک ہوا چلائے گا جس طرح موسم بہار کی ہوا چلتی ہے اور ایک روحانیت آسمان سے نازل ہوگی اور مختلف بلاد اور ممالک میں بہت جلد پھیل جائے گی اور جس طرح بجلی مشرق اور مغرب میں اپنی چمک ظاہر کر دیتی ہے۔ ایسا ہی اس روحانیت کے وقت ہوگا۔ تب جو نہیں دیکھتے تھے وہ دیکھیں گے اور جو نہیں سمجھتے تھے وہ سمجھیں گے اور امن اور سلامتی کے ساتھ راستی پھیل جائے گی"

امن اور سلامتی کے ساتھ راستی کے پھیلنے ہی کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر فرمایا:-

"میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ وہ دین کی خدمت کے لئے آگے آئیں اور صرف آگے ہی نہ آئیں بلکہ اس ارادہ سے آگے آئیں کہ انہوں نے کام کرنا ہے اگر تم بھی اپنے ایمانوں کو اسی قدر بلند کر لو جتنا کہ صحابہ کا ایمان بلند تھا تو اسلام کے شکست کھانے کی کوئی وجہ نہیں۔ وہ اب بھی آگے ہی بڑھتا جائے گا اور ترقی کرتا جائے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو۔ پس گو بظاہر وہ دن دور ہے لیکن اگر تم قربانیوں میں ترقی کرتے گئے اور اپنے ایمانوں کو تم نے مضبوط بنا لیا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو قریب لے آئے گا اور وہ لوگوں کے دلوں کو کھول دے گا۔ اور اس کے فرشتے لوگوں کے دلوں میں ایک تحریک شروع کر دیں گے اور جب خدا تعالیٰ کے فرشتے تحریک کریں گے تو لوگ مخالفت چھوڑ کر تمہارے دوست بن جائیں گے اور تم سے محبت اور پیار کرنے لگ جائیں گے پس تم اپنے اندر ہمت پیدا کرو اور خدا تعالیٰ کے اس وعدے پر یقین رکھو کہ اسلام اور احمدیت نے دنیا پر غالب آنا ہے۔ اگر یہ فتح تمہارے ہاتھوں سے آگئی تو رسول کریمؐ کی شفاعت تمہارے لئے وقف ہوگی کیونکہ تم اسلام کی کمزوری کو قوت سے اور اس کی شکست کو فتح سے بدل دو گے۔ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ قرآن کریم میں نے نازل کیا ہے لیکن اس کو دنیا میں قائم ان لوگوں نے کیا ہے پس اس کی برکات تم پر ایسے رنگ میں نازل ہوں گی کہ تم اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرو گے اور تمہاری اولاد کو بھی ترقیات بخشے گا" (باقی)

تحریک جدید کیا ہے؟

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپیہ کی ضرورت ہے ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہیں چیزوں کے مجموعہ کا نام تحریک جدید ہے

(الفضل جلد ۳ نمبر ۲۸)

اشتہار بدر

آپ کا قومی اخبار ہے اس کی خریداری آپ کا فرض ہے اس کے ذریعہ سے آپ مرکزی حالات سے بروقت اطلاع پا سکیں گے نیز آپ اس کے ذریعہ تبلیغی حالات سے بھی آگاہی ہوگی۔ اور آپ اس سے تبلیغ میں مدد حاصل کر سکیں گے۔

(منیجر بدر)

جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے

مختلف مقامات میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جلسے

جماعت احمدیہ یادگیر

مورخہ ۸ ربولائی ۱۹۶۶ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء بوقت ۹ بجے شب زیر صدارت محترم جناب چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب غوری امیر جماعت احمدیہ یادگیر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک مکرم رفعت اللہ صاحب غوری نے خوش الحانی سے کی۔ بعدہٗ مکرم عبدالرشید صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت سنائی۔ افتتاحی تقریر سیکرٹری تبلیغ مکرم محمد نعمت اللہ صاحب غوری کی ہوئی جس میں آپ نے جلسہ کی غرض و غایت بتلائی اور مختصر رنگ میں سیرت رسول کریم پر روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر مولوی فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے فرمائی جس میں آپ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بچپن جوانی اور نبوت سے قبل تک کے حالات بتلاتے ہوئے حلف الفضول کے واقعہ کو بیان کیا۔ آپ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تبلیغی خطوط کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔

تیسری تقریر عزیز عبداللہ تیماپوری نے اخلاق فاضلہ کے عنوان پر کی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ اور احادیث کے ایک دو واقعات سے یہ بتایا کہ انک لعلیٰ خلق عظیم کہ یقیناً رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خلق عظیم کے حامل تھے۔

بعدہٗ عزیز حمید احمد غوری نے خوش الحانی سے "پلہ گاہ ذی شان خیر الانام" نظم پڑھ کر سنائی۔ نظم کے بعد مکرم بشیر الدین احمد صاحب نے بعنوان حضرت رسول کریم ماہر معاشیات کی حیثیت سے ایک مبسوط مضمون پڑھ کر سنایا۔ پانچویں تقریر مکرم رحمت اللہ صاحب غوری نے "دنیا کے محسن" کے عنوان پر کی جس میں آپ نے رسول کریم کے مختلف احسانات کا ذکر کرتے ہوئے تمام انسانیت پر توحید کے احسان کو واضح رنگ میں پیش کیا۔

چھٹی تقریر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب فضل نے کامل انسان کے عنوان پر فرمائی۔ جس میں موصوف نے رسول کریم صلعم کی زندگی کے مختلف ادوار کو پیش کرتے ہوئے حضور کو کامل انسان کے رنگ میں پیش کیا۔ بعدہٗ نظم مکرم نصرت اللہ صاحب غوری نے "محمد پر ہماری جاں فدا ہے" اچھے انداز میں پڑھ کر سنائی۔

نظم کے بعد محمد رفعت اللہ غوری نے خیر البشر صلعم کے موضوع پر تقریر شروع کی جس میں خاکسار نے قرآنی آیت انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ کی تشریح کرتے ہوئے رسول کریم صلعم کو خیر البشر کے رنگ میں پیش کیا۔ بتایا کہ ایام جاہلیت میں آپ کا عالم انسانیت کو انسانیت کا سبق سکھانا دلیل ہے اس امر پر کہ آپ خیر البشر بن کر دنیا میں آئے۔

آخر پر مکرم محمد جعفر صاحب نیزدار نے عورتوں پر احسانات کے عنوان پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے اسلام سے قبل عورت کی حیثیت کو پیش کرتے ہوئے بتلایا کہ لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا عورتوں کی پیدائش کو منحوس خیال کرنا۔ عربوں کا وطیرہ تھا۔ مگر رسول مقبول صلعم کی بعثت کے بعد آپ نے عورت کی حیثیت کو بدل دیا اور عربوں کے دلوں میں یہ بات بٹھا دی کہ جس گھر میں دو لڑکیاں ہوں وہ گھر جنتی ہے گویا عورتوں پر ایک احسان عظیم ہے جو رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ آخر میں آپ نے رسول اللہ صلعم پر سلام پڑھا جس سے سامعین بہت ہی محظوظ ہوئے۔

لاؤڈ سپیکر اور بجلی کا معقول انتظام تھا۔ مسجد کو برقی قمقموں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ حاضرین جلسہ کی چائے سے تواضع کی گئی۔ پردہ میں عورتیں بھی جلسہ سننے آئی تھیں۔

دوسرے روز مورخہ ۹ ربولائی۔ اطفال الاحمدیہ کا جلسہ ہوا۔ صدارت کے فرائض مکرم رحمت اللہ صاحب غوری نے انجام دیئے۔ چھ بچوں نے تقریریں کیں۔ مخیر احباب نے تقریریں سنکر بچوں کو انعام واکرام بھی دیئے اسی طرح یہ جلسہ بچوں کی ہمت افزائی کا باعث ہوا اور خیروخوبی سے نماز عشاء کے قبل اختتام پذیر ہوا۔ (نائب مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر)

لجنہ اماء اللہ شیموگہ

مورخہ ۱۳ رجون ۱۹۶۶ء کو چار بجے مکرم سید مدار صاحب (صدر) کے مکان پر مقامی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منایا گیا۔ جس کی صدارت محترمہ حفیظ النساء صاحبہ نے کی۔ خاکسار خورشید بیگم نے تلاوت کی۔ اور ربیعہ بیگم نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی حکیم محمد الدین صاحب نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریر کی۔ دوسرے نمبر پر محترمہ افضل النساء صاحبہ نے آنحضرت صلعم کے اخلاق حسنہ کی ایک جھلک پر کچھ سنایا۔ تیسرے نمبر پر محترمہ خیر النساء صاحبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر روشنی ڈالی خاکسار خورشید بیگم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی نظم "مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے" پڑھ کر سنائی۔ محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان کارنامے بیان فرمائے۔ کلام محمود سے نازلی بیگم نے نظم سنائی۔ محترمہ عظیم النساء صاحبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی۔ محترمہ مبارکہ بیگم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی پر تبصرہ کیا۔ درثمین سے رضیہ بیگم نے نظم سنائی۔ محترمہ اقبال النساء صاحبہ نے نظم سنائی اور محترمہ فاطمۃ النساء صاحبہ نے اخبار بدر سے آنحضرت صلعم کے اسوہ حسنہ کے متعلق مضمون سنایا۔ خورشید بیگم نے "محمدی نام اور محمدی کام" کے موضوع پر مضمون سنایا۔ ملیکہ بیگم نے درثمین سے نظم پڑھی اس طرح یہ مبارک جلسہ ۶ ½ بجے اجتماعی دعا کے بعد ختم ہوا۔ اس مبارک جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ احمدی اور غیر احمدی بہنوں کی تعداد بھی کافی تھی۔ الحمد للہ۔

آخر میں حاضرین جلسہ کی شیرینی اور چائے سے تواضع کی گئی۔

خاکسارہ

خورشید بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شیموگہ

لجنہ اماء اللہ کوسمبی سونگڑہ

لجنہ اماء اللہ کوسمبی سونگڑہ کا جلسہ سیرت النبی صلعم مورخہ ۱۰ رجولائی کو زیر صدارت محترمہ سہیلہ خاتون صاحبہ محترمہ امۃ الکریم صاحبہ کے مکان پر منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا۔ بعدہٗ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں مختلف نظمیں پڑھی گئیں۔ محترمہ کریمہ خاتون صاحبہ نے بعنوان "آنحضرت صلعم کے اخلاق فاضلہ" پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ نے اخبار الفضل میں سے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت" کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرمہ صفیہ خاتون صاحبہ نے آنحضرت صلعم کی کامل پیروی کے بارے میں مضمون پڑھا جس میں انہوں نے بتایا کہ ہماری کامیابی اسی میں ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور سچی اتباع کریں۔ ہم احمدی مسلمان ہیں اور امت محمدیہ میں سے ہیں اسلئے ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ ہم آپ کے احسانوں اور فیوض وبرکات کو یاد کر کے آپ کی کامل اطاعت اور فرمانبردار کرنے والی بنیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک کامل انسان تھے اس عنوان پر محترمہ امۃ الرشید صاحبہ نے مضمون پڑھکر سنایا جس میں انہوں نے بتایا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامل انسان اور کامل رہبر تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا اور جب آپ بلوغت کو پہنچے تو خالق کائنات نے آپ کے سپرد دہ کامل شریعت نازل فرمائی جو رہتی دنیا تک ہدایت کیلئے آخری اور اتم کتاب ہے آپ نے بھی اس ذمہ داری کا حق بخوبی ادا کیا اور بہترین رنگ میں اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے محض خدا کی خاطر تکلیفیں اور مصیبتیں اٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکام لوگوں تک پہنچایا۔ آخر میں محترمہ امۃ الرشید صاحبہ نے ایک نظم پڑھی بعدہٗ محترمہ صدر صاحبہ نے اپنا صدارتی خطاب فرمایا۔ جلسہ میں شمولیت کرنیوالی بہنوں کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

مالی سال کی پہلی سہ ماہی

موجودہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی ختم ہو چلی ہے۔ مگر متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے وصول لازمی چندہ جات نسبتی بجٹ کے مطابق غیر تسلی بخش ہے۔ بلکہ بعض ایسی جماعتیں ہیں۔ جن کی طرف سے گذشتہ تین ماہ میں کوئی چندہ نہیں آیا۔ یا برائے نام چندہ کی رقم موصول ہوئی ہے۔

لہٰذا احباب جماعت اور عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ اپنے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے وعدۂ بیعت کو مستحضر رکھتے ہوئے اپنے مالی فرائض کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور ریٹ یا چندہ کی پوری ادائیگی کرتے ہوئے سابقہ کوتاہی کا ازالہ کریں۔

اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال قادیان

منقولات

ہمارا رسول غیروں میں مقبول

سیرت مسیح بصیرت :—

مدھیا پردیش کے وزیراعلیٰ شری ڈی۔ پی مسرا کی تقریر ۹ر جولائی کو بھوپال کے ایک جلسہ سیرت النبیؐ میں :۔

"بعض نادان ہم وطن ہندوستانی تہذیب کو بیرونی اثرات سے پاک کر دینے کی بات کرتے ہیں مگر وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ہندوستانی تہذیب کی صورت گری میں کتنا بڑا حصہ اسلام اور مسلمانوں کا ہے اگر ہم نے ان اثرات کو ختم کر دیا تو تہذیب کے میدان میں ہم اتنے ہی مفلس ہو جائیں گے، جتنا کہ پہلے تھے ...... میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ پیغمبر اسلام نے تین باتوں کو بڑی قوت کے ساتھ پیش کیا۔ پہلی بات توحید کی تعلیم تھی۔ دوسری بات مساوات کی تعلیم تھی۔ اس کا اندازہ آج اگر کسی کو کرنا ہو تو افریقہ جا کر دیکھئے۔ جہاں یورپ کی ساری مشنری طاقتیں جمع ہیں لیکن اسلام محض اس وجہ سے روز افزوں پھیل رہا ہے کہ اس کی مساوات لوگوں کو مسخر کر لیتی ہے۔ ایک افسر بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ عیسائی ہو کر بھی کالے گورے کا فرق باقی رہے گا۔ لیکن مسلمان ہو جانے پر یہ بھید بھاؤ مٹ جائے گا۔

تیسری خاص بات یہ تھی کہ پیغمبر صاحب نے عرب جیسی سیاسی لحاظ سے منتشر اور پسماندہ قوم کو اس قدر متحد کر دیا کہ اس نے بہت مختصر سی مدت میں اپنی قوت اور بے مثال کے ذریعہ سمرقند، سندھ اور سپین تک اپنی حکومت کو پھیلا دیا۔ تاریخ عالم ایسے نادر نمونے پیش کرنے سے قاصر ہے کہ ہر لحاظ سے ایک بگڑی ہوئی قوم کی اصلاح و تربیت کر کے بہت تھوڑی مدت میں اس کی کایا پلٹ کر دی گئی ہو ...... اور پھر اس قوم نے تعلیم، ہدایت میں، دنیا کے بڑے حصہ کو فتح کر لیا ہو ......

یہ اتنا بھی درست نہیں کہ بعض مسلم بادشاہوں کے دور میں جو مصائب آئے۔ ان کی ذمہ داری اسلام پر عائد ہوتی ہے۔ ان کے وجوہ خالص سیاسی تھے اور ان کا اسلام کی تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔"

جو نور بصیرت مسرا جی کو عطا ہوا ہے اگر وہی ان کے ہم جنسوں خصوصاً نندا جی۔ کا ٹجو جی۔ سمپورنا نند جی۔ ٹیپ ٹی اور سب سے بڑھ کر چھپا گلا جی کو نصیب ہو گیا ہوتا تو آج ایک سیکولر اقلیت کی ہندوستان میں بالکل مختلف ہوتی۔ (صدق جدید لکھنؤ ۲۲ر ۱ ۔ ۶۹)

عدم مساوات کے مظاہرے :—

آگرہ کی خبر ہے کہ متھرا کے ایک گاؤں میں ۱۴ر جون کو پولیس نے دیہاتیوں کے مجمع پر گولی چلائی جس سے ایک شخص ہلاک ہوا۔ دیہاتیوں نے پولیس پارٹی پر حملہ کیا جس میں ایک سپاہی مجروح ہوا۔ شاید پولیس کسی مجرم کو گرفتار کرنے گئی ہوگی۔ اور مجمع نے مجرم کو چھڑانے کے لئے پولیس پر حملہ کر دیا ہوگا؟ نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ واقعہ یہ ہے کہ دیہاتیوں نے نچلی ذات کے لوگوں کی ایک برات کو جو جاٹو ذات سے تعلق رکھتے تھے۔ گاؤں سے گذرنے کی اجازت نہیں دی اور پولیس کی موجودگی میں اسے روکنے کی کوشش کی۔ جب پولیس نے برات کے لئے راستہ صاف کرنا چاہا تو گاؤں والوں نے اس پر بھی حملہ کر دیا۔ اور پولیس کو مجبور ہو کر گولی چلانی پڑی۔

اکثر و بیشتر دیہات میں ہریجنوں کو کنوؤں سے پانی تک لینے نہیں دیا جاتا۔ میسور کی ایک سڑک پر آج بھی کوئی نچلی ذات کا فرد جوتی پہن کر نہیں چل سکتا۔ بہت سے مقامات پر نچلی ذات کے لوگ گھوڑے پر سواری تک نہیں کر سکتے۔ جمہوریت کے اس ملک میں آج بھی کروڑوں انسانوں کو انسانی اور سماجی حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ چھوت چھات عام ہے، اور اسی لئے ہندو بھائی ہوتے ہیں اور شودروں سے غلاموں کی طرح کام لیتے ہیں۔ اسلام کی مساوات سے یہاں کے اعلیٰ طبقہ نے کوئی سبق نہیں لیا وہ لوگ جو ذات پات کی مخالفت میں پیش پیش رہتے ہیں خود چھوت چھات کرتے ہیں۔ متھرا کے گاؤں میں مذکورہ بالا واقعہ پیش آیا۔ نچلی ذات والوں کو یہ بھی حق نہیں کہ عام ہندوؤں کے گاؤں سے اپنی برات کو بھی گذار سکیں۔ پولیس صرف اتنا ہی کر سکتی تھی کہ وہ برات والوں کے لئے راستہ صاف کر دے اور اونچی ذات والوں کو مزاحمت سے روکے۔ یہ بات اس کی مقدرت سے باہر ہے کہ وہ نچلی ذات کو اونچی ذات والوں کے برابر لے آئے اور اسی لئے ہندوؤں کی چھوت چھات کو دور کرنے میں قانون صرف اتنا ہی کر سکتا ہے کہ عام ہوٹلوں میں ہریجن داخل ہو

تبصرہ

"میدان عمل"

جناب سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کے گیارہ مضامین کا مجموعہ جو آپ نے مغربی افریقہ میں فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے زمانہ میں تحریر کئے اور یہ مختلف اوقات میں شائع ہوئے ان مضامین میں اسلام اور ادیان باطلہ کی آزمائش جنگ میں اسلام کی فتح یابی کی جھلک نمایاں طور پر دکھائی گئی ہے۔ اب ان معلومات افزا مضامین کو کتابی صورت میں سیفی برادرز نے میکلوڈ روڈ نے شائع کیا ہے۔

۱۶۰ صفحہ کے اس مجموعہ میں حسب ذیل عنوانات پر مضامین لکھے گئے ہیں :۔

۱۔ اسلام اور عیسائیت کی موجودہ جنگ اور اس کا پس منظر
۲۔ ڈاکٹر بلی گراہم اور احمدی مبلغین۔
۳۔ توبہ اور کفارہ میں امتیازی فرق
۴۔ عیسائیت کے ... تدریجی نتائج
۵۔ عیسائیت کی ... کی تدریجی منازل
۶۔ عیسائیت میں خدا کا بدلتا ہوا تصور
۷۔ شمالی نائیجیریا میں مسلم کورٹ آف اپیل کا قیام
۸۔ احمدیت کا مستقبل
۹۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق کا تحفظ
۱۰۔ امن عالم کی ایک کارگر تدبیر
۱۱۔ کسر صلیب کا ایک اور ثبوت

آخری نمبر کا مضمون اسی پرچہ میں دوسری جگہ بدر میں بالاقساط درج کیا جا رہا ہے تاکہ احباب کو ذاتی طور پر اس مجموعہ کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو سکے۔

اگرچہ جملہ مضامین کی ترتیب کا ... ہے لیکن حوالہ جات کا انضباط مکمل نہیں۔ مثلاً جس کسی اخبار یا کتاب کا اقتباس درج کیا گیا ہے مناسب تھا کہ اس کی تاریخ اور صفحہ کا اندراج ہوتا اس طرح تحقیقی افادی پہلو بڑھ جاتا۔

بہرحال یہ کتاب مطالعہ کے قابل اور ان لوگوں کے لئے ایک عملی جواب ہے جو جماعت احمدیہ کے مقابل پر تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں زبانی جوش و خروش کا تو خوب مظاہرہ کرتے ہیں لیکن عملی کے میدان میں صفر ہیں۔ اس لحاظ سے واقعۃً سیفی صاحب کے ان مفید مضامین کے مجموعہ کا نام "میدان عمل" اسم با مسمّٰی ہے۔ قیمت درج نہیں۔ مولانا سیفی صاحب یا سیفی برادرز ۴۔ میکلوڈ روڈ لاہور سے طلب کیا جا سکتا ہے

جوابات کی حقیقت

(بقیہ صفحہ ۵)

اب تک یہ ابن مریم آسمان پر بیٹھا ہے اس ستون کو پاش پاش کر دو پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے چونکہ اللہ تو بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلاوے اسلئے اس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۳)

یہ وہ غیر معمولی اصل ہے جو اس مدافعانہ جنگ کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور ایسا حربہ ہے جس کے سامنے عیسائیت کی موت یقینی ہے۔ اگر تمام آنحضرت اس مشورہ کو قبول کر کے ہر میدان میں مذکورہ حربہ کام میں لیتے تو یقیناً عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی کی فتح حاصل ہو چکی ہوتی اسکے برعکس جب بھی اس قسم کا کوئی اعتراض اتفاقاً خرافات مسیحی صاحبان کی طرف سے پیش کئے جاتے ہیں تو عام مسلمانوں نے بیک غوغا ئے تک کی طرف سے اصل مسئلہ سے ہٹ کر حتی الوسع اپنا دامن چھڑانے کی کوشش کی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اصل فتنہ اپنی جگہ پر لاینحل رہ جاتا ہے اور جو جوابات انکی طرف سے دیئے جاتے ہیں وہ پبلک کی ہنسی کا باعث بن کر رہ جاتے ہیں اور عیسائیوں کو بیجا فخر کا موقع ہاتھ آ جاتا ہے۔

الغرض عیسائیوں کا زیر نظر پمفلٹ ان مسلمانوں کو جو ... دعوت دے رہا ہے جو مسیح کی حیات کے قائل ہیں اور انہیں آسمان پر زندہ بیٹھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی فوقیت والے کا موجب ہیں

۲۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہریجنوں کے ہوٹلوں میں برہمنوں کو لے آئے اور وہ انسانی مساوات کے مرکز قرار پائیں جس ملک میں انسانوں کے لئے مختلف خانے بنے ہوں اسے جمہوری اور سیکولر قرار دینا بذات خود ایک غیر جمہوری اور غیر منصفانہ جسارت ہے۔ (الجمعیۃ دہلی ۱۸ر ۱ ۔ ۶۹)

ایک نہایت ضروری اعلان

گذشتہ دنوں نظارت ہذا کی طرف سے بذریعہ اخبار بدر اور ملیالم زبان کے ماہنامہ ستیہ دوتھن کنانور (کیرالہ) میں بھی ایک اعلان شائع کروایا گیا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ جماعت احمدیہ کالیکٹ پنول اور پینگاڈی کے اُنیس افراد نے بعض بالکل غلط خیالات اور بعض ذاتی نوعیت کے مالی معاملات کی بناء پر بے بنیاد شکایات پیدا کر کے نظامِ جماعت سے از خود علیحدگی اختیار کر لی اور نظامِ جماعت کے مقابل پر اپنی الگ تنظیم انجمن قائم کر رکھی ہے جس کا جماعت احمدیہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی جماعت احمدیہ کا کوئی فرد اس تنظیم یا اس کے بانیوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھے گا۔

اس نہایت واضح اعلان کے باوجود معلوم ہوا ہے کہ اس پارٹی کے لیڈر اپنی تحریروں تقریروں اور خط و کتابت کے ذریعہ ناواقف احمدیوں میں یہ غلط فہمی اور تاثر پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ

مرکز نے ہمارے متعلق اخراج از جماعت اور مقاطعہ کے الفاظ کے ساتھ کوئی واضح اعلان نہیں کیا ہے اور نہ ہی ہم لوگوں نے جماعت احمدیہ سے علیحدگی اختیار کی ہے۔ اس لئے ہم اب بھی جماعت کے ساتھ ویسا ہی تعلق رکھتے ہیں جیسا کہ پہلے تھا وغیرہ۔

چونکہ اس پارٹی کے ایسے اعلانات سے عوام کو غلط فہمی اور دھوکا لگ سکتا ہے اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے باضابطہ منظوری ہو جانے کے بعد دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس پارٹی کے مندرجہ ذیل انیس ۱۹ افراد کو اخراج از جماعت کی سزا دی جاتی ہے۔ اس لئے آئندہ کوئی احمدی ان لوگوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی رابطہ و ضبط نہ رکھے۔ نیز آئندہ جب تک ان تمام مخرجین از جماعت کی طرف سے اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کے واضح اقرار کے ساتھ غیر مشروط طور پر معافی کی درخواستیں موصول نہیں ہوں گی ان کی معافی کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مرکزی سفارش کے ساتھ کوئی معاملہ پیش نہیں کیا جاوے گا

(۱) کے۔ پی عبد الرحیم صاحب (۲) کے پی عبد القادر صاحب (۳) کے۔ پی محمد کویا صاحب (۴) مولوی احمد رشید صاحب (۵) پی۔ پی عبد الرحیم صاحب (۶) پی۔ پی محمد صاحب (۷) پی کے محمود صاحب (۸) آئی کے محی الدین کٹی صاحب (۹) کپو کلندن کویا صاحب (۱۰) آئی۔ کے محمد علی صاحب (۱۱) ایم محمد کویا صاحب (۱۲) وی عبد القادر صاحب (۱۳) ایم۔ پی عبد القادر صاحب (۱۴) بی محمد احمد صاحب پینگاڈی (۱۵) پی۔ پی عبد اللہ کویا صاحب (۱۶) پی۔ پی عبد الرحمن صاحب (۱۷) پی۔ بی تیتی کویا صاحب (۱۸) ایس۔ وی عبد اللہ صاحب (۱۹) پی۔ ابراہیم صاحب۔

ناظر امور عامہ قادیان

آپ کا چندہ اخبار بدر مورخہ ۲۸؍۷؍۶۶ و ۲۸؍۸؍۶۶ سے ختم ہے

۱۰۱۱۔ مکرم مولوی سید حسن صاحب لنڈ در
۱۰۱۵۔ ″ مرزا بشیر علی صاحب بانکا گوڈہ
۱۰۲۳ ″ غفار خاں صاحب میسور سٹیٹ
۱۰۴۵۔ ″ مولوی احمد اللہ صاحب فاضل شوپیاں
۱۰۵۷۔ ″ عنایت حسین صاحب بیلی بھیت
″ سیٹھ محمد یوسف صاحب باقی کلکتہ
۱۰۶۲۔ ″ اے۔ ایچ محمود صاحب لانگیٹ
۱۰۸۲ ″ صالح محمد صاحب سکندر آباد
۱۰۸۴۔ ″ ایس۔ کے فقیر محمد صاحب اڈلیہ
۱۰۹۰۔ ″ کے۔ بی معصاحب خاں صاحب کیرنگ
۱۱۵۵۔ ″ ایم۔ عبد القادر صاحب کوٹار
۱۱۷۲۔ ″ قاضی حکیم الدین صاحب علی پور کھیڑہ
۱۲۲۳۔ ″ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل رضی اللہ
۱۲۴۷۔ ″ محمد ظہور حسن بیجی پور
۱۲۵۲۔ ″ خلیل الدین صاحب سیر نیالی
۱۲۶۴۔ ″ عبد الغنی صاحب چوگام
۱۲۶۹۔ ″ سید علام الدین صاحب ڈپٹی کلکٹر کٹک
۱۲۷۶۔ ″ ایس۔ اے ستار کیرٹ پلہ
۱۲۸۱۔ ″ جے عابد حسین صاحب کرنول
۱۲۸۲۔ ″ ایم نسیم خاں صاحب بھاگل پور
۱۲۹۹۔ ″ محمد احسن صاحب مانڈوچی
۱۳۰۱۔ ″ محمد سلیمان صاحب جمشید پور
۱۳۵۱۔ ″ عبد الحمید صاحب بانیاں روڈ بمبئی
۱۴۲۹۔ ″ بشیر محمد صاحب بمبئی۔
۱۴۴۸۔ مکرم قریشی نذیر احمد صاحب سنگم پیٹ
۱۵۹۹۔ ″ ایس۔ اے۔ سلام چترا کونڈا
۱۶۴۱۔ ″ محمد نور الحق صاحب کٹک
۱۶۴۶۔ ″ وی۔ اے خاں صاحب ساونت واڑی
۱۶۵۰ ″ نذیر احمد صاحب انڈیجان
۱۶۶۱ ″ مولوی جناب خاں صاحب ظہیر آباد
۱۵۶۵۔ ″ پی احمد صاحب کنانور
۱۵۶۶۔ ″ مسٹر جے نثار احمد صاحب تنی دہلی (از طرف عابد حسین صاحب جے پور)
۱۵۶۷۔ ″ مسٹر محمد طلحہ صاحب لکھنؤ (از طرف عابد حسین صاحب جے پور)
۱۶۵۹۔ ″ شرافت احمد خاں صاحب (از طرف مولوی شریف احمد صاحب امینی)
۱۵۷۲۔ ″ محمد عبد العزیز صاحب کسر پور گا غذ نگر
۱۵۷۵۔ ″ عبد الواحد صاحب انصاری حیدر آباد دکن
۱۵۷۶۔ ″ سیٹھ حمید احمد صاحب ″
۱۵۷۷۔ ″ رشید احمد صاحب ″
۱۵۷۹۔ ″ مقبول رحمت اللہ صاحب دہلی (از طرف مولوی بشیر احمد صاحب)
۱۵۸۰۔ ″ محمد یعقوب صاحب کھامیٹ
۱۵۸۲۔ ″ احمد نور احمد صاحب سوریب
۱۵۸۳۔ ″ محمد احمد صاحب غوری حیدر آباد دکن
۱۶۰۳ ″ شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سرینگر

مہربانی فرما کر مندرجہ بالا احباب اپنا چندہ بدر لوا دیں، ڈاک ارسال فرمائیں۔ اگر (خدانخواستہ) اخبار بند کرانا ہو تب بھی دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں ورنہ اخبار جاری رہنے کی صورت میں بقایا کی ادائیگی کی ذمہ داری خریدار پر ہوگی۔

(مینیجر بدر)

ضرورت واقفین زندگی معلّمین وقفِ جدید

سلسلہ کی خدمت کرنے کے خواہشمند نوجوان جو اپنی زندگیاں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے وقف کریں ۔۔۔ جو مڈل یا انڈر میٹرک تک تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم مسائل دینی اور عقائد جماعت سے واقفیت رکھتے ہوں کی ضرورت ہے ایسے دوست اپنی درخواستیں اپنے تعلیمی کوائف عمر و تجربہ کے ساتھ مقامی جماعت کے صدر یا امیر کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں۔ انتخاب ہو جانے پر اُن کو فی الحال ساٹھ روپے ماہوار الاؤنس بالمقطع دیئے جائیں گے۔

ایسی درخواستیں ۳۱؍۸؍۶۶ تک ذیل کے پتہ پر پہنچ جانی چاہئیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی اور اموال میں اضافہ کا موجب ہوتی ہے۔

قادیان میں نمازِ جنازہ غائب

قادیان ۲۹ر جولائی۔ مندرجہ ذیل مرحومین کے لواحقین کی خواہش پر آج بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں نماز جنازہ غائب ادا کی گئی :۔

۱۔ حضرت مولوی عبد القادر صاحب صحابی جو ضلع ہوشیار پور کے رہنے والے تھے اور اب ضلع لائلپور میں وفات پا گئے ہیں۔

۲۔ مولوی سید ابو المحسن صاحب آف سونگھڑہ

۳۔ مستری منیر احمد بھانجہ مستری محمد دین صاحب درویش جو سندھ میں وفات پا گئے۔

۴۔ بھاوجہ مکرم شریف احمد صاحب ڈوگر درویش قادیان

۵۔ سید عبد الحفیظ صاحب ساکن شیموگہ جو حال ہی میں احمدی ہوئے تھے ماہ جون میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

خبریں

ماسکو یکم راگست - روس کی پارلیمنٹ سپریم سوویٹ کے اجلاس سے دو روز پہلے وزیر اعظم مسٹر کوسیگن کے استعفیٰ کی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں۔ افواہوں کے مطابق مسٹر کوسیگن خرابی صحت کی بنا پر استعفیٰ دے گئے۔ اگرچہ سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہو سکی تاہم مبصران افواہوں کے حق میں مسٹر کوسیگن کا ایک بیان پیش کر رہے ہیں جو انہوں نے ہندوستان کی وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی کے حالیہ دورہ ماسکو کے دوران دیا تھا۔ اس وقت ان سے پوچھا گیا تھا کہ وہ کب بھارت کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ مسٹر کوسیگن نے جواب دیا تھا کہ یہ فیصلہ کرنا سپریم سوویت کا کام ہے کہ آیا میں موجودہ عہدہ پر برقرار رہوں گا یا نہیں۔ سپریم سوویت کا اجلاس کل شروع ہوگا اور امید ہے کہ حکومت میں کئی تبدیلیوں کا اعلان کیا جائے گا۔

چنڈی گڑھ یکم راگست۔ پنجاب کے ڈائریکٹر انڈسٹریز شری پرم جیت سنگھ نے بتایا کہ روپیہ کی قیمت کم کئے جانے کے اقدام کا پنجاب کی صنعتوں پر بہت برا اثر پڑا ہے اور جو صنعتیں درآمدی خام مال پر انحصار رکھتی تھیں۔ ان کی پیداوار کم ہو گئی ہے اور بہت سے ورکر نیم بیکار یا بے روزگار ہو گئے ہیں۔ جبکہ کچھ ایک جزوی طور پر بند ہیں۔ سب سے زیادہ برا اثر ادنی ہوزری سپورٹس کے سامان۔ اونی کپڑے (پاور روم) سائیکل پارٹس اور اُن کے معاون صنعتوں۔ ریڈیو بنانے کی صنعت۔ ریڈیو کے حصے پرزے جوڑنے کی صنعت اور پلاسٹک کی صنعت۔ ان صنعتوں میں ۲۰ ہزار ورکر کام کرتے اور

یہ سالانہ ۸ کروڑ روپے کا مال برآمد کرتی تھیں۔

نئی دہلی یکم راگست۔ آج لوک سبھا میں حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے کمیونسٹ گروپ (دایاں بازو) کے لیڈر پروفیسر ہیرن مکرجی نے کہا کہ روپے کی قیمت میں کمی کرنے کے فیصلہ کے لئے حکومت شدید ترین مذمت کی مستحق ہے حکومت کے طرز عمل سے عوام۔ دوکاندار، سرکاری ملازموں اور طلباء کا پیمانہ صبر لبریز ہو گیا ہے۔ دیش اپنے وقار پر چوٹ برداشت نہیں کر سکتا پارلیمنٹ کو سخت ہونا چاہیئے۔ اور مجرموں کو سزا دے کر اپنا فرض نبھانا چاہیئے۔ انہوں نے روپے کی قیمت میں کمی کے فیصلہ کے لئے بعض وزراء کو ذمہ دار قرار دیا۔ اور الزام لگایا کہ انہوں نے امریکہ کے اشارہ پر ایسا کیا۔ انہوں نے کہا کہ افسوس کی بات ہے کہ وہ پر اعلان منتری کے منظور نظر ہیں۔ وہ اس دیش پر حکومت کرنے کے نااہل ہیں۔ اور حکومت سے الگ ہو جانا چاہیئے۔ پلاننگ اور وزیر خزانہ کے وزراء نے یقین یقین دلایا تھا کہ روپے کی قیمت کم نہ کی جائے گی، مگر اس کے باوجود قیمت کم کر دی گئی۔ یہ فیصلہ امریکہ کے دباؤ میں آکر کیا گیا ہے شری مکرجی نے کہا کہ بھارت سرکار امریکہ کے آگے برابر ہتھیار ڈالتی جا رہی ہے۔ اگر درآمد اور برآمد تجارت کو نیشنلائز کر دیا جاتا تو روپے کی قیمت میں کمی کی ضرورت نہ پڑتی بھارت نے یہ اقدام کر کے دیش کی اقتصادی آزادی فروخت کر دی ہے۔ روپے کی قیمت میں کمی کے فیصلہ کے بعد اشیاء کی قیمتوں میں ۱۵ سے ۲۰ فی صد تک کا اضافہ ہو گیا ہے۔ اور شریمتی اندرا گاندھی کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ قیمتوں میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔

نئی دہلی یکم راگست۔ آج وزیر دفاع شری چوہان نے پاکستان کی فوجی تیاریوں کے متعلق لوک سبھا میں ایک بیان دیا جس میں انہوں نے کہا کہ پاکستان ستمبر ۱۹۶۵ء بھارت پاکستان جنگ کے بعد اپنی فوجی طاقت بڑھانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ اس مطلب کے لئے وہ چین سے بڑی مقدار میں امداد حاصل کر رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ چونکہ ممبروں نے اس بارے میں بہت سے سوالات دریافت کئے ہیں۔ اس لئے میں عام نوعیت کا بیان دینا چاہتا ہوں۔ تاہم میں موٹی باتیں ہی بتاؤں گا تفصیل میں نہ جا سکوں گا۔ آپ نے کہا کہ پاکستان نے ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد اپنی فوج میں بہت سی ترقی کی ہے اور بری فوج، بحری فوج اور ہوائی فوج کے لئے سامان اور*

۱۴- امداد بحال کرنے ہی والا ہے تمام طبقوں کے ممبروں نے اس صورت حال پر گہرا غم و غصہ اور تشویش کا اظہار کیا شری چوہان نے بتایا کہ بھارت سرکار کی اطلاع ہے کہ پاکستان کو ملنے والا فوجی سامان وہی ہے جو کہ ایران اور ترکی کو امریکہ سے بطور فوجی امداد ملا ہے۔ بھارت سرکار کی یہ قطعی یہ اطلاع ہے کہ پاکستان ان ممالک کی وساطت سے اسلحہ حاصل کر رہا ہے ہمیں ان سرکاروں کا تو علم نہیں جن کے ذریعہ پاکستان کو یہ اسلحہ مل رہا ہے لیکن ہمیں قطعی طور پر اس کی اطلاع ہے کہ سامان ان ممالک سے پاکستان منتقل کیا گیا ہے۔

نئی دہلی یکم راگست وزیر دفاع شری چوہان نے آج لوک سبھا میں بتایا کہ حکومت کو اس امر کی اطلاع ملی ہے کہ پاکستان ان دوسرے ممالک کی وساطت سے امریکی اسلحہ اور سامان جنگ خاص طور پر الف ۸۶ سیبر جیٹ ہوائی جہاز حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسے یہ اسلحہ مل بھی گئے ہیں۔ اسی لئے بھارت سرکار نے

امریکہ کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے اور بھارت سرکار امید کرتی ہے کہ امریکہ اس سلسلہ میں کچھ ایکشن ضرور لے گا۔ لیکن جہاں تک امریکہ کی پالیسی کا تعلق ہے۔ اس نے بھارت کو یقین دلایا ہے کہ وہ پاکستان اور بھارت دونوں میں سے کسی کو بھی ہتھیار فروخت کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ شری پرکاش ویر شاستری نے ایک اخباری اطلاع کا حوالہ دیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ پاکستان کو مغربی جرمنی اور ایران کی وساطت سے کینیڈا میں بنے ہوئے الف ۸۶ ارکد پاکستان کو سیبر جیٹ ہوائی جہاز ملے ہیں۔ شری شاستری نے پوچھا تھا کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ امریکہ کے امتناعی حکم کے باوجود پاکستان کو امریکی ہتھیار اور سامان جنگ مل رہا ہے۔ شری چوہان اور وزیر خارجہ شری سورن سنگھ سے بار بار پوچھا گیا کہ اخبارات میں متواتر یہ خبریں چھپ رہی ہیں کہ امریکہ پاکستان کی فوجی مدد

*ضروری اسلحہ حاصل کیا ہے بہت سے پختہ مورچے اور مدد سے بنائے جا رہے ہیں۔ گولہ بارود تیار کرنے والی آرڈیننس فیکٹریوں کی تعداد بڑھائی جا رہی ہے اور موجودہ فیکٹریوں میں توسیع کی جا رہی ہے۔ جہاں تک پاکستان مقبوضہ کشمیر کا تعلق ہے وہاں بھی مسلح افواج کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔ فوجی نقطہ نگاہ سے وہاں ذرائع مواصلات بہتر بنائے جا رہے ہیں۔ باقاعدہ فوجیوں (مجاہدوں واقفیرز وغیرہ) کی فوجی ٹریننگ بھی جاری ہے۔ پاکستان نے مشرقی پاکستان میں بھی اپنی بری فوج اور ہوائی فوج کی طاقت بڑھا لی ہے وسیع پیمانہ پر ان تیاریوں میں پاکستان کو چین سے بھاری امداد مل رہی ہے جو ٹینکوں ہوائی جہازوں اور دیگر سامان کی صورت میں مل رہی ہے چین نے اسے غیر ملکی زرمبادلہ بھی دیا ہے تاکہ وہ دیگر ممالک سے ہتھیار اور فوجی سامان خرید سکے۔ پاکستانی فوجیوں کو چینی ماہرین کی طرف سے ٹریننگ دیئے جانے کی بھی اطلاعات ملی ہیں۔